ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵)

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH
MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

ستمبر 2024ء

مؤرخہ 7 جولائی 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع ایرناکلم (کیرلہ) کے موقع پر صدارتی خطاب فرماتے ہوئے
مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ جنوبی ہند

مؤرخہ 22 ستمبر 2024ء کو بمقام ابلوکوٹلی منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع بٹھنڈہ، مکتسر، فرید کوٹ (پنجاب) کے موقع پر صدارتی خطاب فرماتے ہوئے
مکرم مولانا عبد المؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ بھارت

زیر صدارت مکرم مولانا عبد المؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل
مؤرخہ 13 ستمبر 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع
مانسہ (صوبہ پنجاب) کے اختتامی اجلاس کے اسٹیج کا ایک منظر

مؤرخہ 30 جون 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع
ورنگل (تلنگانہ) کے موقع پر صدارتی خطاب فرماتے ہوئے
مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 15 ستمبر 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصا اللہ ضلع بنگلور، منگلور، گونی کوپل، مڈی کیری (کرناٹک) کے موقع پر صدارتی خطاب فرماتے ہوئے مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند

مؤرخہ 23 جون 2024ء کو منعقدہ سالانہ لوکل اجتماع مجلس انصاراللہ سکندرآباد (تلنگانہ) میں حاضر انصار کی ایک گروپ تصویر مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت کے ساتھ

مؤرخہ 23 جون 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصا اللہ ضلع نظام آباد (تلنگانہ) کے موقع پر صدارت فرماتے ہوئے مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 26 جون 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصا اللہ ضلع کھمم ونلگنڈہ (تلنگانہ) کے اختتام پر اجتماعی دعا کرواتے ہوئے مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 3، 4/اگست 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع ترونل ویلی، کنیا کماری، توتی کورن، تینکاسی (تمل ناڈو) کے اختتامی اجلاس کے موقع پر مکرم اے ناصر احمد صاحب امیر ضلع خطاب فرماتے ہوئے

مؤرخہ 6 جولائی 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جلع پونچھ (جموں کشمیر) میں حاضر انصار کی ایک گروپ تصویر مکرم سید فہیم احمد صاحب نمائندہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت کے ساتھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

عہد مجلس انصاراللہ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اَولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

جلد:22 | **تبوک 1403 ہجری شمسی۔ستمبر 2024ء** | **شمارہ:9**

فہرست مضامین

ادار یہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصاراللہ بھارت	5
خلاصہ جاتِ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
قرآن مجید کی صداقتیں اور جدید سائنسی تحقیقات سے ان کی تصدیق (قسط۔2)	11
تحریک وقف جدید اور احباب جماعت کی ذمہ داریاں	21
فانی فی اللہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم (نعت)	23
100 سو سال قبل ستمبر 1924ء	25
اخبار مجالس	26

نگران:
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصاراللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر
محمد ابراہیم سرور
فون:97811 56535

مجلس اِدارت
ایچ شمس الدین، شیخ محمد زکریا،
سید کلیم احمد عجب شیر، سید اعجاز
احمد آفتاب، وسیم احمد عظیم

مینیجر
طاہر احمد بیگ
فون:99152 23313

انسپکٹر
عرفان احمد
فون:98782 64860

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان،
ضلع گورداسپور، پنجاب
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ-/250 روپے۔فی پرچہ-/50 روپے

آن لائن ایڈیشن: مسرور احمد لون

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

اداریہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی سے ہمیں ہر شعبہ حیات میں راہنمائی ملتی ہے۔آپ بے تکلفانہ زندگی بسر کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے بستر کے بچھونے کی دوتہوں کی بجائے چارتہیں لگادیں آپؐ نے پوچھا کہ آج رات کیا بچھایا تھا؟ جب بتایا گیا زیادہ آرام کیلئے کپڑے کی چارتہیں لگا کر بچھایا تھا۔ فرمایا پہلے جیسا ہی بچھایا کرو، وہی ٹھیک ہے۔آج رات تو اس کے آرام نے مجھے تہجد کی نماز سے روک دیا۔(شمائل)

حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ حضرت ابوبردہؓ کو کھدر کی موٹی چادر اور تہ بند نکال کر دکھائی اور بتایا کہ حضورؐ نے بوقت وفات یہ کپڑے پہن رکھے تھے۔(بخاری)

رسول کریمؐ کی سواری بھی سادہ ہوتی تھی۔آپؐ گدھے یا خچر پرسواری کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کرتے تھے بلکہ خود یہ جانور پالے ہوئے تھے۔ایک گدھے کا نام عفیر اور دوسرے کا یعفور تھا۔سواری کے وقت پیچھے کسی کو بٹھانے میں عیب نہ سمجھتے تھے۔شہر مدینہ کے لوگوں نے بہت دفعہ یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسولؐ خدا خچر یا اونٹ پر سوار ہیں۔بچوں میں سے حسنؓ و حسینؓ، اسامہؓ بن زید اور انسؓ بن مالک اور کبھی ازواج مطہرات اونٹنی پر ساتھ سوار ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دوستوں سے بھی بے تکلفی کا معاملہ فرماتے تھے۔ایک دفعہ آپؐ کو ایرانی ہمسائے نے دعوت پر بلایا۔آپؐ نے بلاتکلف فرمایا کہ کیا میری اہلیہ عائشہؓ کو بھی ساتھ دعوت ہے؟ اس نے کہا ''نہیں'' آپؐ نے فرمایا ''پھر میں بھی نہیں آتا۔'' دوتین دفعہ کے تکرار کے بعد ایرانی نے آکر کہا کہ ٹھیک ہے حضرت عائشہؓ بھی آجائیں۔تب نبی کریمؐ اور حضرت عائشہؓ خوش خوش اس کے گھر کی طرف چلے۔(مسند احمد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''خدا کے نبیوں کی زندگی سادہ ہوتی ہے...اُن کی فطرت ہی ایسی واقع ہوتی ہے کہ وہ شہرت سے ہزار کوس دُور بھاگتے ہیں اور گمنام رہنا چاہتے ہیں مگر وہ خدا جو اُن کے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُن کو اس کام کے لئے لائق سمجھتا ہے کہ وہ اپنے گوشوں اور حجروں سے باہر نکلیں اور خدا کے بندوں کو سیدھی راہ کی دعوت کریں وہ جبراً اُن کو خلوت سے جلوت کی طرف لے آتا ہے اور زمین پر اپنے قائم مقام بنا کر اُن کے ذریعہ سے دلوں کو سچائی کی طرف کھینچتا ہے اور اُن کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے اور دُنیا پر اُن کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اُن کی تائید میں وہ قدرت کے نمونے ظاہر کرتا ہے کہ آخر ہر ایک عقلمند کو ماننا پڑتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں اور چونکہ وہ زمین پر خدا کے قائم مقام ہوتے ہیں اس لئے ہر ایک مناسب وقت پر خدا کی صفات اُن سے ظاہر ہوتی ہیں اور کوئی امر اُن سے ایسا ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ خدا کی صفات کے برخلاف ہو بیشک یہ سچ بات ہے کہ جیسا کہ خدا حلیم و کریم ہے ایسا ہی حلم و کرم اُن سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 296)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آنحضرتؐ نے یہ حقیقت بیان فرمائی کہ ہر معاملے میں اعتدال اور اس کا حق ادا کرنا ہے۔یہ حقیقی دین ہے۔آپؐ نے فرمایا کہ بیشک عبادت انتہائی ضروری ہے۔پیدائش کا مقصد ہے لیکن وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَلِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَلِجَارِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے ہمسائے کا بھی تجھ پر حق ہے۔اوران کے حصول کیلئے ہمیں تین قسم کے ذرائع کا استعمال کرنا ضروری ہے۔پہلی بات تو دعا اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا اور عبادت ہے۔دوسرے نفس پر قابو پانا، جذبات کو دبانا، انسانی نفسیات پر غور کرنا۔تیسرے اپنے کام اور اپنے پیشے میں دیانت سے کام لینا اور دنیاوی اور سائنس کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔'' (خطبہ جمعہ 24/اپریل 2015ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں سادہ زندگی گزارنے توفیق عطا فرمائے۔آمین

حافظ سید رسول نیاز

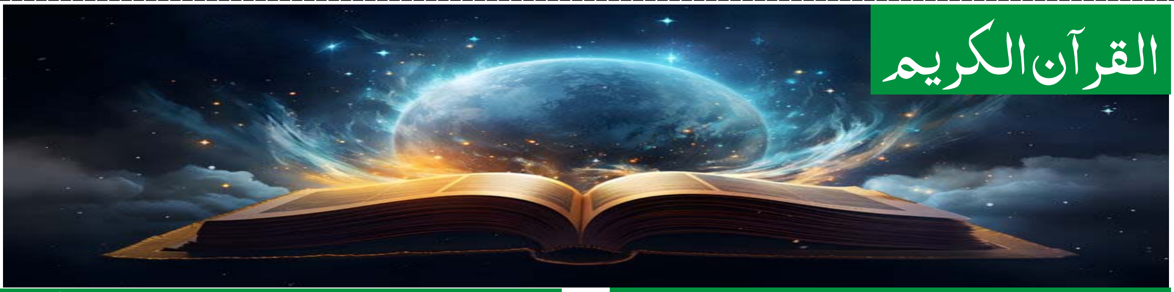

القرآن الکریم

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ○ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ○ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○

(سورۃ الاحزاب: 46 تا 49)

ترجمہ: اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشّر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور ایک منور کر دینے والے سورج کے طور پر۔ اور مومنوں کو خوشخبری دیدے کہ (یہ) ان کے لئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔ اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کر اور ان کی ایذا رسانی کو نظر انداز کر دے۔ اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔

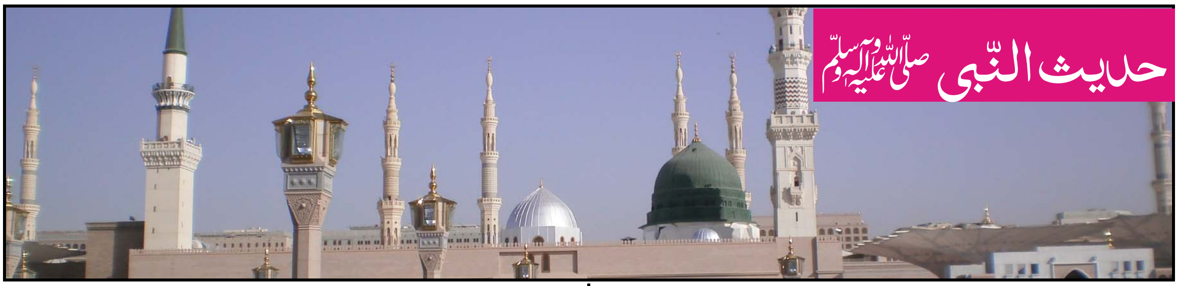

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبِرِيْنِيْ بِخُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ اَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔

(مسند احمد صفحہ ۹۰ جلد ۶، دلائل النبوۃ للبیہقی صفحہ ۳۰۹ جلد اوّل)

ترجمہ: حضرت سعد بن ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں کہ مَیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؓ سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کے بارہ میں ہمیں کچھ بتائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضوؐر کے اخلاق و اطوار قرآن کے عین مطابق تھے۔ پھر پوچھا کہ کیا تم نے قرآن کریم میں یہ نہیں پڑھا 'وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ' کہ اَے رسول تو یقیناً اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر ہے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا

”دنیا میں کروڑ ہا ایسے پاک فطرت گذرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے۔ لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مردِ خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب:57) ان قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم اُن نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گذشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہوسکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو اُن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گذشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً نہیں سمجھ سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہم کلام ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے۔ اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں۔ وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔ کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے۔ ؎

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا ۔۔۔ کرے ہے رُوحِ قدس جس کے دَر کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں ۔۔۔ کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور اُن کے اندر داخل ہو۔“

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۳)

گزارشات
ازصدرمجلس

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روزمرہ کے معمولات

موجودہ مصروف ترین مادی دور میں اکثر وبیشتر لوگوں کے منہ سے سننے کو ملتا ہے کہ ’’وقت نہیں ہے‘‘۔ دراصل ہر بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے انسان کے پاس وقت ایک ایسی چیز ہے جو برابر منقسم ہے۔ جس نے وقت کا صحیح استعمال کیا وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے وقت کا غلط استعمال کیا وہ ناکام ہوگیا۔

اس زاویہ سے جب ہم ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ کا نمونہ دیکھتے ہیں تو آپؐ کے روزمرہ کے معمولات میں ہمیں ایک اسوۂ حسنہ ملتا ہے۔ آپؐ نے ہر حال میں عسر ہو یا یُسر اپنے دن کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ دن کا ایک حصہ عبادت الٰہی کیلئے، ایک حصہ اہل خانہ کے لئے اور ایک حصہ اپنی ذاتی ضروریات کیلئے مقرر تھا۔ پھر اپنی ذات کیلئے مقرر وقت میں سے بھی ایک بڑا حصہ بنی نوع اِنسان کی خدمت میں صرف ہوتا تھا۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ للقاضی عیاض جلد 1 ص 136 دار الکتاب العربی)

چنانچہ دعویٰ نبوت کے بعد رسول کریمؐ کی 23 سالہ زندگی میں سے 13 سالہ مکی دور نزول قرآن، تبلیغی جدوجہد، اسلام قبول کرنے والوں کی تعلیم وتربیت اور ابتلاء ومصائب کا ایک ہنگامی دور تھا۔

مدینہ میں آپؐ روزانہ اپنی مصروفیات کا آغاز نمازِ تہجد سے فرماتے تھے۔ نماز سے قبل وضو کرتے ہوئے مسواک استعمال فرماتے اور منہ اچھی طرح صاف کرتے۔ نہایت حسین اور لمبی نماز تہجد ادا کرتے جس میں قرآن شریف کی لمبی تلاوت کرتے۔ نماز کے بعد آپؐ کچھ دیر لیٹ جاتے۔ اگر آپؐ کے گھر والوں میں سے کوئی جاگ رہا ہوتا تو اس سے بات کر لیتے ورنہ آرام فرماتے۔ پھر جونہی نماز کیلئے حضرت بلالؓ کی آواز کان میں پڑتی فوراً دو مختصر رکعت سنت ادا کر کے نماز فجر پڑھانے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے۔ نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک صحابہؓ کے درمیان تشریف فرما ہوتے۔ (مسلم، کتاب المساجد)

رسول کریمؐ صبح ہی اپنے دن کا پروگرام مرتب فرما لیتے۔ اگر کسی صحابی کو تین دن سے زیادہ غیر حاضر پاتے اس کے بارہ میں پوچھتے اگر وہ سفر پر ہوتا تو اس کے لئے دعا کرتے۔ شہر میں ہوتا تو اس کی ملاقات کو جاتے۔ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت کو تشریف لے جاتے۔ (کنز العمال جلد 7 ص 153)

سردی یا گرمی ہر موسم میں صبح صبح مدینہ کے بچوں کے برتنوں میں آپؐ اپنی انگلیاں ڈال کر تبرّک عطا فرماتے۔ (مسلم)

ہمارے نبیؐ پنجوقتہ نمازیں، جمعہ، عیدوغیرہ کی امامت بنفس نفیس فرماتے تھے۔ گھر میں جو وقت گزرتا کام کاج میں اہل خانہ کی مدد فرماتے۔ ہاتھ سے کام کرنا عار نہ سمجھتے۔ کپڑے خود سی لیتے، پیوند بھی لگاتے، ضرورت پر جوتا بھی ٹانک لیا، جھاڑو بھی دیا، حسب ضرورت جانوروں کو باندھ دیتے اور چارہ بھی ڈال دیتے، دودھ دوہ لیا کرتے۔ خادم تھک جاتے تو ان کی مدد فرماتے۔ بیت المال کے جانوروں کو نشان لگانے کی خاطر خود داغ دیتے۔ (مسلم)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بہت اہم ترین ذمہ داری نزول قرآن اور اس کی حفاظت کی تھی۔ اس کے لئے اپنے اوقات کا بڑا حصہ آپؐ کو وقف کرنا پڑتا تھا۔ آپؐ کی زندگی کا مرکزی نقطہ قرآنِ کریم کا پڑھنا و پڑھانا۔ قرآن کریم آپؐ کے بارے کہتا ہے کہ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً یعنی اللہ کا رسول مُطَہَّر صحیفے پڑھتا تھا۔ (البیّنۃ:3)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’اللہ تعالیٰ ہمیں…. بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرنے والا بنائے۔ ہمیں ہر ایک کو اپنی اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی اور آپ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 20 ر اکتوبر 2017ء)

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصاراللہ بھارت

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 05/ جولائی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوہ بدرالموعدا، دومۃ الجندل کے واقعات کا بیان نیز دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج دو غزوات کا ذکر کروں گا۔

پہلا غزوہ بدرالموعد ہے جو 4/ ہجری میں ہوا۔ اس غزوے کو بدرالثانیہ اور بدرالصغریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ڈیڑھ ہزار صحابہ کی جمعیت کے ساتھ مدینے سے باہر نکلے۔ اس غزوے کا سبب یہ ہے کہ ابوسفیان بن حرب جب غزوۂ احد سے واپس پلٹا تو اس نے کہا تھا کہ آئندہ سال ہماری اور تمہاری ملاقات بدرالصفراء کے مقام پر ہوگی، ہم وہاں جنگ کریں گے۔ آنحضورؐ نے حضرت عمرؓ کو اسے جواب دینے کا ارشاد فرمایا تھا کہ کہو ہاں! ان شاء اللہ۔ ایک روایت کے مطابق آپؐ نے خود جواباً ان شاء اللہ فرمایا تھا۔

بدر مکّہ اور مدینے کے درمیان ایک مشہور کنواں ہے جو مدینے کے جنوب مغرب میں ایک سَو پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اس جگہ یکم ذی قعدہ سے آٹھ روز تک ایک بڑا میلہ لگا کرتا تھا۔ کہنے کو تو ابوسفیان نے جنگ کا یہ اعلان کر دیا تھا مگر اب جوں جوں وقت نزدیک آ رہا تھا ابوسفیان جنگ سے کنارہ کشی اختیار کر رہا تھا۔ مگر ظاہر یہ کر رہا تھا کہ جیسے وہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ مدینے پر چڑھائی کی تیاری کر رہا ہو۔ اس مقصد کے لیے اُس نے نُعیم نامی ایک شخص کو بیس اونٹوں کا لالچ دے کر مدینے بھی بھجوایا جس نے ابوسفیان کی تیاریٔ جنگ کے متعلق مسلمانوں کو بہت مبالغہ آمیز کہانیاں سنا کر جنگ سے باز رہنے کی تلقین کی۔ مگر مخلص مسلمان اس شخص کی باتوں میں نہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جنگ پر روانگی کے لیے اپنے اخلاص کی یقین دہانی کرائی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب ابوسفیان کے لشکر کی تیاری کی خبر ملی تو آپؐ نے اپنے پیچھے حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی بن سُلول جو رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے تھے مگر بڑے پکے مسلمان اور جاں نثار صحابی تھے انہیں مدینے کا امیر مقرر فرمایا۔ ایک روایت کے مطابق آپؐ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ آپؐ نے اپنا جھنڈا حضرت علیؓ کو عطا فرمایا۔ مسلمان اپنے تجارتی مال کے ساتھ بدر کی جانب نکلے۔

مسلمان تو حسبِ وعدہ جنگ کے لیے میدان میں پہنچ چکے تھے مگر دوسری جانب ابوسفیان نے سردارانِ قریش سے کہا کہ ہم نے نُعیم کو اس کام کے لیے بھیج دیا ہے وہ مسلمانوں کو روانگی سے قبل ہی پست ہمت کر دے گا۔ وہ انتہائی کوشش کر رہا ہے، لیکن ہم ایک یا دو راتوں کے لیے نکلیں گے پھر ہم واپس آ جائیں گے۔ اگر مسلمان جنگ کے لیے نہ نکلے تو ہم کہہ دیں گے کہ مسلمان جنگ کے لیے نہیں آئے اور یوں ہم فاتح ٹھہریں گے اور اگر مسلمان جنگ کے لیے نکلے تو بھی ہم واپس لوٹ آئیں گے اور کہہ دیں گے کہ یہ سال ہمارے لیے خشک سالی کا سال ہے، جنگ کے لیے شادابی کا سال مناسب ہوگا۔ قریش نے ابوسفیان کا مشورہ پسند کیا اور اس کی قیادت میں دو ہزار کا لشکر روانہ ہوگیا۔ مکّے سے صرف بائیس کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ابوسفیان اور لشکرِ کفار کی ہمت جواب

دینے لگی اور اُنہیں مسلمانوں سے لڑائی کی جرأت نہ ہوئی۔ چنانچہ ابوسفیان نے لشکر میں واپسی کا اعلان کیا اور کہا کہ تمہارے لیے شادابی اور ہریالی کا سال جنگ کے لیے زیادہ مناسب رہے گا۔ اس وقت خشک سالی ہے لہٰذا میں واپس جا رہا ہوں تم بھی واپس چلے چلو۔ ابوسفیان کے اس فیصلے پر تمام لشکر واپس پلٹ گیا اور کسی نے بھی اس فیصلے کی مخالفت نہ کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار پر مسلمانوں سے مقابلے کا کیسا خوف طاری تھا۔

آنحضورﷺ آٹھ راتیں قیام کے بعد واپس لوٹ آئے اور یوں حضورﷺ اور اسلامی لشکر کل سولہ راتیں مدینے سے باہر رہنے کے بعد واپس آ گیا۔ دشمن مدِمقابل آنے کی ہمت نہ کر سکا۔

دوسرا غزوہ دومۃ الجندل ہے۔ یہ ۲۵ ربیع الاوّل ۵ ہجری میں ہوا۔ یہ مقام مدینے سے ۴۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ مسلمانوں سے بار بار شکست کھانے اور مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے رعب کو محسوس کرتے ہوئے دشمنانِ دین کسی ایسے موقع کی تلاش میں تھے کہ مسلمانوں اور اسلام کو جڑھ سے ہی ختم کر دیا جائے۔ اس پر عمل کرنے کے لیے مدینے کے انتہائی شمال میں شام کی سرحد کے نزدیک دومۃ الجندل کے گرد قبائل نے اسلامی ریاست کو چیلنج کرنے کے لیے ایک بڑا لشکر تیار کرنا شروع کیا۔ یہ لوگ فساد برپا کرتے ہوئے تجارتی قافلوں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ جب حضورؐ کو ان حالات کی خبر ملی تو فیصلہ ہوا کہ اس سے قبل کہ دومۃ الجندل کے قبائل کوئی بڑی فوج تیار کر کے مدینے پر چڑھائی کر دیں۔ بہتر ہے کہ ان کے علاقے میں پہنچ کر انہیں اس طرح بکھیر دیا جائے کہ وہ مدینے پر چڑھائی سے باز رہیں اور تجارتی قافلے امن سے شام پہنچ سکیں۔ نبی اکرمؐ نے لوگوں کو نکلنے کا حکم دیا اور ایک ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ آپؐ رات کو سفر کرتے اور دن بھر پوشیدہ رہتے۔ آپؐ پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ مسلمانوں کی خبر پا کر ادھر اُدھر منتقل ہو گئے تھے۔ یہ غزوہ اپنے ثمرات اور نتائج کے حوالے سے بہت مفید رہا۔

خطبے کے اختتام پر حضورِانور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں عمومی امن بھی قائم فرمائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 12 جولائی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے

غزوہ بنومصطلق کے حالات وواقعات کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج غزوہ بنومصطلق یا غزوہ مریسیع کا ذکر کروں گا۔ اس کی تاریخ شعبان ۵ ہجری ہے۔ یہ غزوہ قبیلہ بنوخزاعہ کی ایک شاخ بنومصطلق کے ساتھ ہوا اس لیے اس کو غزوہ بنومصطلق کہا جاتا ہے اور یہ قبیلہ مریسیع نام کے ایک کنویں کے پاس رہتا تھا اس لیے اس غزوہ کا دوسرا نام غزوہ مریسیع بھی ہے۔ بنومصطلق قریش کے حلیف تھے۔

اسباب: اس غزوہ کا ایک سبب یہ تھا کہ بنومصطلق اسلام دشمنی میں بے باک ہو گئے تھے۔ انہیں کفارِ قریش کی مکمل تائید اور حمایت حاصل تھی۔ غزوہ اُحد میں مسلمانوں کے خلاف لڑائی میں شرکت کی وجہ سے اب یہ کھل کر مسلمانوں سے مقابلے پر اتر آئے تھے اور ان کی سرکشی میں بہت اضافہ ہو گیا تھا۔ دوسری بات یہ تھی کہ مکہ مکرمہ سے جانے والے مرکزی راستے پر بنومصطلق کا کنٹرول تھا۔ یہ لوگ مکہ میں مسلمانوں کا عمل دخل روکنے کے لیے مضبوط رکاوٹ کی حیثیت رکھتے تھے۔ تیسرا اہم سبب یہ تھا کہ بنو مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار نے اپنی قوم اور اہلِ عرب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے لیے تیار کیا اور مدینہ سے ۹۶ میل کے ایک مقام پر لشکر کو جمع کرنا شروع کر دیا۔

آنحضرتؐ کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپؐ نے احتیاطاً ایک صحابی بریدہ بن الحصیبؓ کو دریافت حالات کے لیے بنومصطلق روانہ فرمایا۔ انہوں نے آ کر بتایا کہ نہایت زور و شور سے مدینہ پر حملے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ آپؐ نے مسلمانوں کو بلایا اور دشمن کے بارے میں خبر دی۔ اسلامی لشکر جلد از جلد تیار ہو کر روانہ ہو گیا۔ اسلامی لشکر ۷۰۰ افراد پر مشتمل تھا۔

حضرت مسعود بن جنیدہؓ راستے کے گائیڈ تھے۔ مسلمانوں کے پاس کل تیس گھوڑے تھے۔ جن میں سے مہاجرین کے پاس دس گھوڑے تھے اور حضورؐ کے دو گھوڑے تھے۔ آنحضرتؐ کے ساتھ بہت سے منافقین بھی نکلے وہ اس سے قبل اس طرح کسی غزوہ

کے لیے نہیں نکلے تھے۔ اُن کی غرض جہاد کی نہیں تھی بلکہ وہ مال غنیمت کیلئے نکلے تھے کہ اگر جیت ہوئی تو ہمیں مال غنیمت ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے ابوذر غفاریؓ یا بعض روایات کی رُو سے زید بن حارثہؓ کو مدینہ کا امیر مقرر کر کے اللہ کا نام لیتے ہوئے نکلے۔ فوج میں صرف تیس گھوڑے تھے۔ البتہ اونٹوں کی تعداد کسی قدر زیادہ تھی اور انہی گھوڑوں اور اونٹوں پر مل جُل کر مسلمان باری باری سوار ہوتے تھے۔ راستہ میں مسلمانوں کو کفار کا ایک جاسوس مل گیا جسے انہوں نے پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا اور آپؐ نے اس تحقیق کے بعد کہ واقعی جاسوس ہے اُس سے کفار کے متعلق کچھ حالات وغیرہ دریافت کرنے چاہے مگر اُس نے بتانے سے انکار کیا اور چونکہ اُس کا رویہ مشتبہ تھا اس لیے مروجہ قانون جنگ کے ماتحت حضرت عمرؓ نے اُسے قتل کر دیا اور اس کے بعد لشکر اسلام آگے روانہ ہوا۔

بنو مصطلق کو جب مسلمانوں کی آمد اور اپنے جاسوس کے مارے جانے کی خبر پہنچی تو وہ بہت خائف ہوئے کیونکہ اُن کا اصل منشاء یہ تھا کہ کسی طرح مدینہ پر اچانک حملہ کرنے کا موقع مل جائے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیدار مغزی کی وجہ سے اب ان کو لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔ وہ بہت مرعوب ہو گئے اور اُن کی مدد کے لیے جمع ہونے والے دوسرے قبائل خدائی تصرف کے ماتحت کچھ ایسے خائف ہوئے کہ فوراً اُن کا ساتھ چھوڑ کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔ مگر بنو مصطلق کو قریش نے مسلمانوں کی دشمنی کا کچھ ایسا نشہ پلا دیا تھا کہ وہ پھر بھی جنگ کے ارادے سے باز نہ آئے اور پوری تیاری کے ساتھ اسلامی لشکر کے مقابلے کے لیے آمادہ رہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مریسیع پہنچے تو آپؐ کے لیے چمڑے کا خیمہ لگایا گیا۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کی صف بندی کی۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دیا۔ دوسرا قول ہے کہ حضرت عمار بن یاسرؓ کو دیا گیا۔ انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہؓ کو دیا گیا۔ آپؐ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ دشمن کی فوج کے سامنے اعلان کریں کہ اے لوگو! کہو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے ذریعہ سے اپنے نفوس اور اموال محفوظ کر لو۔ حضرت عمرؓ نے اسی طرح کیا مگر مشرکین نے انکار کر دیا۔ کچھ دیر تیر اندازی ہوتی رہی۔ سب سے پہلا تیر مشرکین کے ایک شخص نے پھینکا اور مسلمان بھی کچھ دیر تیر اندازی کرتے رہے۔ پھر آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ حملہ کریں۔

انہوں نے یکجان ہو کر حملہ کیا۔ مشرکین میں سے کوئی بھی بھاگ نہ سکا۔ اُن میں سے ۱۰ مقتول ہوئے اور باقی سارے قیدی ہو گئے۔ آپؐ نے ان کے مرد و خواتین، اولاد اور جانور قید کر لیے۔ صرف دس کفار اور ایک مسلمان کے قتل پر اس جنگ کا جو ایک خطرناک صورت اختیار کر سکتی تھی خاتمہ ہو گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ایک شہید اور بعض مرحومین کا بھی ذکر کرنا ہے اس لیے یہ اصل خطبہ مختصر دے رہا ہوں۔ تاہم آج محرم کے حوالے سے دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ایک دردناک واقعہ ہے جس میں ظلم و بربریت کی انتہائی مثال قائم ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور آپؐ کے خاندان کے لوگوں کو شہید کیا گیا لیکن مسلمانوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ اس سے سبق لینے کی بجائے یہ ظلم اب تک چل رہا ہے۔ محرم میں شیعہ سنی فساد یا دہشت گردی کے حملوں کے واقعات بڑھ جاتے ہیں۔ دونوں طرف سے جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس فساد کو ختم کرنے کے لیے اپنے وعدے کے مطابق انتظام فرمایا ہے اسے یہ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ کاش کہ ان لوگوں کو سمجھ آئے۔ بہرحال ان دنوں میں احمدیوں کو درود شریف پڑھنے اور مسلمانوں کی اکائی کے لیے خاص دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ اپنی حالتوں کو بھی بہتر کرنے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم بونجا محمود صاحب آف ٹوگو کی شہادت، مکرم رشید احمد صاحب، مکرم چودھری مطیع الرحمٰن صاحب، مکرمہ منظور بیگم صاحبہ اور مکرم ماسٹر سعادت اشرف صاحب کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ کرنے کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ پڑھانے کا اعلان بھی کیا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 19؍جولائی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوہ بنومصطلق کے واقعات کا بیان۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے لیے دعاؤں کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ غزوہ بنو مصطلق کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر ایسے وقت میں حملہ کیا کہ وہ غفلت کی حالت میں اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ روایت مؤرخین کی روایت کے خلاف نہیں ہے۔ درحقیقت یہ دو روایتیں دو مختلف وقتوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ واقعہ یوں ہے کہ جب اسلامی لشکر بنو مصطلق کے قریب پہنچا تو کیونکہ ان کو معلوم نہیں تھا کہ مسلمان بالکل قریب آ گئے ہیں گو کہ انہیں اسلامی لشکر کی آمد کی اطلاع ضرور ہو چکی تھی۔ وہ اطمینان کے ساتھ ایک بے ترتیبی کی حالت میں پڑے تھے، اسی حالت کی طرف بخاری کی روایت میں اشارہ ہے۔ مگر جب انہیں اسلامی لشکر کے پہنچنے کی اطلاع ہوئی تو وہ اپنی مستقل سابقہ تیاری کے مطابق فوراً صف بند ہو کر جنگ کے لیے تیار ہو گئے اور یہ وہ حالت ہے جس کا ذکر مؤرخین نے کیا ہے۔

اس غزوے میں ایک صحابی ہی شہید ہوئے تھے اور وہ بھی غلطی سے، ایک مسلمان نے انہیں کافر سمجھ کر غلطی سے شہید کر دیا تھا۔

ام المومنین حضرت جویریہؓ فرماتی ہیں کہ اس جنگ کے روز مَیں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ اتنا بڑا لشکر آ گیا ہے کہ جس کے مقابلے کی طاقت ہم میں نہیں۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ مَیں خود اتنے زیادہ لوگ، ہتھیار اور گھوڑے دیکھ رہی تھی کہ مَیں بیان نہیں کر سکتی۔ جب مَیں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ نے مجھ سے شادی کر لی اور ہم واپس آ گئے تو مَیں دیکھنے لگی کہ مسلمان مجھے پہلے کی طرح زیادہ نظر نہیں آئے۔ تب مَیں نے جانا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رعب تھا جو وہ مشرکین کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

مالِ غنیمت میں حاصل ہونے والے اونٹوں کی تعداد دو ہزار تھی، بکریوں کی تعداد پانچ ہزار تھی، اور قیدیوں کی تعداد دو سَو گھرانوں پر مشتمل تھی۔ بعض مؤرخین نے قیدیوں کی تعداد سات سَو سے زائد بھی بیان کی ہے۔ آنحضرتؐ نے حضرت بریدہؓ کو ان قیدیوں کا نگران مقرر فرمایا تھا۔ آنحضرتؐ نے سارے مالِ غنیمت میں سے خُمس نکالا۔ خُمس خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق مالِ غنیمت میں سے وہ پانچواں حصّہ ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ اور رسول کے قریبی رشتے داروں اور مشترک اسلامی ضروریات کے لیے الگ کیا جاتا ہے۔

اس قبیلے کے جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان میں قبیلے کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی برّہ بھی تھیں، جن کا نام تبدیل کر کے آنحضرتؐ نے جویریہ رکھ دیا تھا۔ قیدیوں کی تقسیم کے دوران جویریہؓ ایک انصاری صحابی ثابت بن قیسؓ کی سپردگی میں آئی تھیں۔ برّہ نے ثابت بن قیس سے مکاتبت کے طریق پر سمجھوتہ کیا تھا (مکاتبت کہتے ہیں کہ کوئی لونڈی یا غلام اپنے مالک سے یہ معاہدہ کر لے کہ وہ اگر اپنے مالک کو اس قدر رقم، جو رقم یہاں مقرر تھی وہ نَو اوقیہ سونا تھا، جو تین سَو ساٹھ درہم بنتے ہیں، فدیے کے طور پر ادا کر دے تو آزاد سمجھا جائے گا۔) اس سمجھوتے کے بعد برّہ آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئیں اور سارے حالات بتا کر فدیے کی ادائیگی میں آپؐ کی اعانت چاہی۔ اس سے آنحضرتؐ متاثر ہوئے اور غالباً یہ خیال کر کے کہ وہ ایک مشہور قبیلے کے سردار کی لڑکی ہے شاید اس تعلق سے تبلیغ میں آسانیاں پیدا ہو جائیں آپؐ نے ارادہ فرمایا کہ اس سے شادی فرما لیں۔ برّہ کی رضامندی پر آپؐ نے فدیے کی ادائیگی فرما کر ان سے شادی کر لی۔ صحابہؓ نے جب یہ دیکھا تو اس بات کو پسند نہ کیا کہ رسول اللہؐ کے سسرال والوں کو اپنے ہاتھ میں قید رکھیں لہٰذا ایک سَو گھرانے یعنی سینکڑوں قیدی بلا ادائیگی فدیہ یک لخت آزاد کر دیے گئے۔ رسول اللہؐ اس غزوے سے مظفر و منصور واپس تشریف لائے اور کُل اٹھائیس روز آپؐ مدینے سے باہر رہے۔

اس کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ اگلے جمعے ان شاء اللہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہوگا۔ اس کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ تمام کارکنان کو اعلیٰ اخلاق دکھاتے ہوئے اور قربانی کے جذبے سے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو مہمان آئے ہیں اور جو سفر میں ہیں سب کو اپنی امان میں رکھے۔ آمین

خطبے کے آخری حصّے میں حضورِ انور نے تین مرحومین کا ذکرِ خیر فرماتے ہوئے نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 26؍جولائی 2024ء بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن، ہمپشر، یوکے
جلسہ سالانہ برطانیہ کے کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے اور ہزاروں لوگ یہاں دینی اور روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کے لیے آئے ہیں۔ ان دنوں میں یہاں حدیقۃ المہدی میں ایک عارضی شہر بنایا گیا ہے تاکہ اس ماحول میں رہ کر ہم اپنی دینی، روحانی، اخلاقی حالتوں کو بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ پس ایسے حالات میں آنے والوں کو کسی بھی قسم کی سہولت میسر آنے سے زیادہ اس بات کی فکر ہونی چاہیے کہ کس طرح ہم اس ماحول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

لیکن بہرحال انسان کے ساتھ بشری ضروریات اور تقاضے بھی لگے ہوئے ہیں اس لیے انتظامیہ آنے والوں کو ہر ممکن آرام پہنچانے کے لیے کوشش کرتی رہتی ہے اور اس مقصد کے لیے مختلف شعبہ جات جلسہ سالانہ کے دنوں میں قائم کیے جاتے ہیں۔ ہزاروں کارکنان رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کرتے ہیں۔

اس سلسلے میں پہلے تو مَیں تمام کارکنوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی ڈیوٹیاں بہترین رنگ میں انجام دینے کی کوشش کریں۔ جلسے کے مہمانوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان سمجھ کر خدمت کریں۔ مہمان کی طرف سے، آپ کے خیال میں، اگر کوئی زیادتی بھی ہو جاتی ہے تو اس سے صرفِ نظر کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں مہمان نوازی اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ جماعت احمدیہ کا ایک خاص وصف بن چکا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ مہمان کا دل تو آئینے کی طرح ہوتا ہے، جذباتی ہوتے ہیں ان کا خیال رکھنا چاہیے۔ یہاں آنے والے اکثر احمدی تو یہ بات اچھی طرح سمجھ کر آتے ہیں کہ تکالیف اور بے آرامی برداشت کرنی پڑے گی۔ بعض مہمان جو ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے ان کا بہرحال خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔ سب شعبہ جات کو خواہ ٹریفک ہے، پارکنگ کی ڈیوٹی ہے، کھانا کھلانے والے ہیں یا نظم وضبط، حفاظت، صفائی، پانی سپلائی غرض کسی بھی شعبے کی ڈیوٹی ہے کوشش کریں کہ حتیٰ الوسع مہمان کی سہولت کا انتظام ہو اور اس کو کسی بھی طرح تکلیف نہ پہنچے۔

مہمانوں کو میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ ایک نیک مقصد کے لیے، حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان بن کر یہاں آئے ہیں۔ دنیاوی اعزاز اور دنیاوی خدمت کی بجائے اُن اعلیٰ اخلاق میں مزید ترقی کرنے کو اپنے پیشِ نظر رکھیں جو ایک حقیقی مسلمان کا طرہ امتیاز ہے۔ خدا کے لیے سفر اختیار کرنے والوں کو دنیاوی آراموں کی طرف بہت کم توجہ ہوتی ہے۔ بعض دفعہ انتظام میں کمزوریاں نظر آتی ہیں لیکن ان سے صرفِ نظر کرنا چاہیے۔ اگر دل میں یہ خیال ہو کہ ہمارا مقصد روحانی مائدہ حاصل کرنا ہے تو میزبان اور مہمان دونوں محبت اور پیار سے یہ دن گزاریں گے۔

جلسہ گاہ میں بیٹھ کر جلسے کے پروگرام اور تقاریر کو غور سے سنیں اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ جماعت عطا فرمائی ہے جس نے ملکوں اور قوموں کی سرحدوں اور فرقوں کو ختم کر دیا ہے اور ایک عظیم بھائی چارے کی بنیاد پڑ چکی ہے۔ کارکنان اور مہمان سب یاد رکھیں کہ بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم بھی یہاں آئے ہوتے ہیں اگر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کر رہے ہوں گے تو یہ خاموش تبلیغ ہوگی اور اس کا غیروں پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے اور انہیں اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور وہ اسلامی تعلیم کی خوبیوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ ایک ضروری چیز یہ ہے کہ یہاں آنے والے ایک دوسرے کو سلام کرنے کو بھی رواج دیں، زیادہ سے زیادہ اس طرف کوشش کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سلام کو رواج دیں اور اس کے لیے تم چاہے کسی کو جانتے ہو یا نہیں اُسے سلام کرو۔

جماعتی نمائشوں سے استفادہ کی تلقین کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔ خاص طور پر اِن تین دنوں میں دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی طرف زور دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ اس پر عمل کرنے والے ہوں اور یہ جلسہ ہر ایک کیلئے بابرکت ہو۔

★...★...★

قرآن مجید کی صداقتیں اور جدید سائنسی تحقیقات سے ان کی تصدیق (2)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 1992ء محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مرحوم سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن

خلائی سفر:

آگے چل کر سورۃ الرحمٰن میں توازن میں سے نکلنے کا ذکر ہے۔ یہ ذکر آتا ہے کہ ایک زمانہ میں دو زبردست طاقتیں ظاہر ہوں گی جن کے لیے قرآن مجید نے ثقلان کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو زمین و آسمان کے اطراف سے نکلنے کی کوشش کریں گی۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ یٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ اِنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ اَنۡ تَنۡفُذُوۡا مِنۡ اَقۡطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ فَانۡفُذُوۡا ؕ لَا تَنۡفُذُوۡنَ اِلَّا بِسُلۡطٰنٍ (الرحمن :24) یعنی اے جنّ وانس کے گروہ! اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو، تم نکل کر دکھاؤ تم سلطان کے بغیر ہرگز نہیں نکل سکتے۔

قرآن مجید نے جنّ اور انس فرمایا ہے یعنی ایک طاقت امپیریلزم کی حامی ہوگی اور دوسری طاقت عوامی نظام کے حامی ہوگی۔ یہی وہ قوتیں ہیں جن کو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاجوج اور ماجوج کے صفاتی نام سے یاد فرمایا ہے۔

"اس آیت قرآنی میں کئی الفاظ قابل غور ہیں ایک لفظ اقطار ہے جو قطر کی جمع ہے جس کے معنی ہیں گول کُرّوں کا دل یعنی موٹائی جیسے ہماری زمین کا قطر (Diameter) آٹھ ہزار میل اور محیط (Circum Ference) پچیس ہزار میل ہے۔ دوسرا لفظ نفوذ ہے جس کا مطلب ہے ایک چیز کی کشش سے نکل کر دوسری چیز کی کشش میں کھچے چلے جانا۔ ایک لفظ سلطان ہے جس کے معنے زبردست طاقت انتہائی تیزی اور پوری قدرت کے ہیں۔ یہ لفظ بہت ہی غور کے قابل ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ انسان ایک کُرّے سے نکل کر دوسرے کُرّے میں نہ جاسکیں گے۔ مگر سلطان کے ذریعہ یہ لفظ استعمال کر کے قرآن مجید کائنات عالم کے ایک کُرّے سے نکل کر دوسرے کُرّے میں جانے کے امکان کو تسلیم کرتا ہے۔ لیکن لفظ سلطان سے اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ جب تک تمام ضروری شرائط اور قوانین کو دریافت کر کے خلائی سائنس پر پوری قدرت اور طاقت کے ساتھ حاوی نہ ہوں گے جب تک اس مہم میں کامیابی نہ ہو سکے گی۔"

(خلائی سفر اور تسخیر قمر از محترم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بحوالہ اخبار بدر 17، 24 دسمبر 1970ء)

نیوٹن نے قوت کشش کے بارے میں جو قانون دریافت کیا تھا۔ اس کے ذریعہ سے حساب کر کے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ زمین کے حدود سے پھلانگ کر نکل جانے کے لیے کتنی طاقت کی ضرورت ہے۔ چاند سے نکلنے کے لیے کتنی طاقت کی ضرورت ہے۔ وغیرہ۔ کسی کُرّے سے نکلنے کے لیے کم سے کم جو رفتار کی ضرورت ہے۔ اسے Velocity of Escape کہتے ہیں۔ حسابات بتلاتے ہیں کہ زمین کی کشش سے نکلنے کے لیے 11 کلومیٹر فی سیکنڈ یعنی تخمیناً 40 ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اس سے کم طاقت مہیا کریں تو زمین کی کشش سے آزاد نہ ہو سکیں گے۔ ہماری زمین 30 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سورج کے گرد گھوم رہی ہے۔ اگر 30 کے بجائے 43 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار ہو جائے تو وہ نظام شمسی سے نکل جائے گا۔

کائنات میں بعض اجرام اس قدر ثقیل ہیں کہ وہاں پر Velocity of Escape روشنی کی رفتار سے بھی زیادہ ہے۔ لہٰذا وہاں سے روشنی بھی نہیں نکل سکتی۔ اس وجہ سے ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ یہ اجرام Black Holes کہلاتے ہیں۔

الغرض موجودہ زمانے کی سائنس نے قرآن مجید میں مذکور صداقت لَا تَنۡفُذُوۡنَ اِلَّا بِسُلۡطٰنٍ کی تصدیق کر دی ہے اور تفصیل بتلائی ہے۔

1400 سال پہلے تو عرب سے چین تک جانا ہی بڑا دشوار تھا۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ اُطۡلُبُو الۡعِلۡمَ وَلَوۡ کَانَ بِالصِّیۡنِ کہ علم سیکھو خواہ اس کے لیے تمہیں چین جانا پڑے۔ ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مختلف کُرّوں سے نکل جانے کا بھی قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے، جو ہمارے لیے اِزدیادِ ایمان کا موجب بن رہا ہے۔ الحمدللہ

خلائی سفر اور انسان کا چاند تک جانا بیسویں صدی کے اہم واقعات ہیں جو ارتقائے سائنس کی عظمت کو ظاہر کرتے ہیں۔ سورہ یٰسٓ میں سورج اور چاند کے فلک میں گھومنے کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایک نئی سواری پیدا کرنے والا ہے جسے اس وقت لوگ نہیں جانتے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

وَاٰیَۃٌ لَّہُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّیَّتَہُمۡ فِی الۡفُلۡکِ الۡمَشۡحُوۡنِ۔ وَخَلَقۡنَا لَہُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ مَا یَرۡکَبُوۡنَ (یٰسٓ:43،42)

یعنی ”اوران کیلئے یہ بھی نشان ہے کہ ہم ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتیوں میں اٹھائے پھرتے ہیں اور ہم ان کے لیے اس قسم کی اور چیزیں بھی پیدا کریں گے۔ جن کو وہ سواری کے کام میں لائیں گے۔“

قرآن مجید میں یہاں پر سورج اور چاند کے فلک میں چلنے کے ذکر کے بعد ایک نئی جہاز جیسی سواری کا ذکر فرمانا جس میں انسان کے مستقبل میں آسمان سے گھومنا تھا۔ بہت ایمان افروز ہے۔

موجودہ زمانے کے ہوائی جہازوں اور خلائی جہازوں کے ذریعہ قرآن مجید کی اس عظیم صداقت کی سائنس نے تصدیق کر دی ہے۔ سورہ انشقاق میں بھی آسمانی بلندیوں کی طرف لے جانے والی سواریوں کا ذکر ہے۔ وہاں فرمایا۔ لَتَرۡکَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ (الانشقاق:20) یعنی ”تم سوار ہو کر مختلف طبقات سے گزرتے ہوئے اُوپر اٹھو گے یہاں پر واضح طور پر خلائی جہازوں کا ذکر ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں آسمانی بلندیوں کو سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا کہا گیا ہے۔ (سورۃ نوح: آیت 16)

اور یہاں طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ کے الفاظ آئے ہیں۔ سو اِس آیت میں ایسی سواریوں کا ذکر ہے جن میں بیٹھ کر انسان طبقات سماوی میں ایک بلندی سے دوسری بلندی کی طرف پرواز کرے گا۔

چاند زمین سے چار لاکھ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ 21 جولائی 1969ء کو انسان چاند تک پہنچ گیا اور وہاں اپنا قدم رکھا اور قرآن پاک کی اس صداقت بھی واضح طور پر سائنس کے ذریعہ آشکار ہوگئی کہ وَاِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ (الانشقاق:3) یعنی ایک زمانہ آئے گا جب زمین پھیلا دی جائے گی۔ (84:4)

فلک کی حقیقت:

تاروں کے درمیان جو فضا ہے اس کے متعلق بھی قرآن پاک نے نہایت گراں قدر روشنی ڈالی ہے۔ فرماتا ہے۔

کُلٌّ فِیۡ فَلَکٍ یَّسۡبَحُوۡنَ (یٰس:41، انبیاء:34)

یعنی سب فلک میں تیر رہے ہیں۔

یَسۡبَحُوۡنَ یعنی تیر رہے ہیں کے الفاظ بتاتے ہیں کہ فلک کثیف نہیں بلکہ لطیف قسم کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فلک کی حقیقت پر بڑی روشنی ڈالی ہے۔ آپؑ تحریر فرماتے ہیں۔

”قرآن کریم نہ آسمانوں کو یونانی حکماء کی طرح طبقات کثیفہ ٹھہراتا ہے اور نہ بعض نادانوں کے خیال کے موافق نرا پول جس میں کچھ بھی نہیں...سماوی وجود کو خدا تعالیٰ نے نہایت لطیف قرار دیا ہے چنانچہ اس کی تصریح میں یہ آیت اشارہ کر رہی ہے۔ کہ کُلٌّ فِیۡ فَلَکٍ یَّسۡبَحُوۡنَ یعنی ہر ایک ستارہ اپنے اپنے آسمان میں جو اس کا مبلغ دورہ ہے تیر رہا ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام: رخ صفحہ 142، 148)

ستاروں کے درمیان کیا فضا ہے ہم انیسویں صدی تک نہیں جانتے تھے۔ گو یہ مفروضہ تھا کہ کوئی لطیف چیز ہوگی جس کو ایتھر (Ether) کا نام دیا گیا تھا۔ بعد میں تجربے کیے گئے کہ معلوم کریں کہ کس رفتار سے ہماری زمین ایتھر کی نسبت حرکت کر رہی ہے۔ لیکن ایتھر کا کوئی وجود ثابت نہیں ہوا۔ لیکن ان تجربوں سے یہ فائدہ ہوا کہ ان کے نتیجے میں آئن سٹائن (Einstein) کے خاص نظریہ اضافیت (Special Theory of

(Relativity) نے جنم لیا۔

بیسویں صدی میں تاروں کے Spectra کے گہرے مطالعے سے ہمیں پتہ چلا کہ تاروں کے درمیان لطیف قسم کی گیس (Gas) موجود ہے اور آسمان نرا پول نہیں ہے۔

اس کے بعد 1965ء میں جا کر پتہ چلا کہ ریڈیو کی شعائیں (Radio Radiation) جن کی حرارت 3^0K (تین ڈگری Kelvin ہے) وہ ساری فضا میں موجود ہے۔ اس نہایت ہی لطیف عنصر کا مطالعہ کر کے ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ ہماری زمین فضا میں کس رفتار سے چل رہی ہے۔ الغرض قرآن مجید نے چودہ سوسال پہلے جو فرمایا تھا کہ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ اس کی تصدیق بیسویں صدی کی سائنس نے کر دی ہے۔

آسمانوں کی رفعت:

قرآن مجید نے آسمانوں کی رفعت کی طرف کئی جگہ توجہ دلائی ہے جیسا کہ فرمایا۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا (الرعد:3) یعنی ”اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا ہے بغیر ایسے ستونوں کے جن کو تم دیکھ سکو۔“ (13/3)

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ (الرحمٰن:8)

یعنی ”اور آسمان کو اس نے اونچا کیا ہے اور توازن کا اصول مقرر کر دیا ہے۔“ (55/8)

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ○ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا (النازعات:28,29)

یعنی سوچو تو سہی کیا تمہیں دوبارہ پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کو پیدا کرنا جسے اس (خدا) نے اسے بنایا ہے اور اس کی بلندی کو اونچا کیا ہے۔ پھر اسے بے عیب بنایا ہے۔ (79/28,29)

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ○ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ (الغاشیۃ: آیت18، 19)

یعنی کیا وہ بادلوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کیے گئے ہیں اور آسمان کو (نہیں دیکھتے کہ) کس طرح اونچا کیا گیا ہے۔

موجودہ زمانے کی سائنس کے انکشافات آسمانی رفعتوں کی تصدیق کرتے ہیں اور ہمیں تفاصیل بتلاتے ہیں۔ 1838ء سے قبل ہمیں ایک تارے کے فاصلے کا بھی علم نہیں تھا۔ 1838 میں پہلے تارے کا فاصلہ F.W.Bessel نے معلوم کیا۔ یہ تارا 61 Cygni کہلاتا ہے۔ اس کا فاصلہ دس نوری سال نکلا۔ یعنی روشنی جو تین لاکھ کلومیٹر ایک سیکنڈ میں طے کر دیتی ہے اس کو وہاں سے ہم تک پہنچنے کے لیے دس سال لگتے ہیں۔ سورج ہم سے پندرہ کروڑ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ لہذا یہ تارا سورج سے کوئی دس لاکھ گنا زیادہ دور ہے۔ دوسرے تارے تو اس سے بھی بہت زیادہ دور ہیں۔ ہماری کہکشاں میں کوئی ڈھائی سو ارب تارے گھوم رہے ہیں۔ جن میں سے ایک ہمارا سورج ہے۔ 1920ء کے بعد بڑی بحث چل رہی تھی کہ کیا ہماری کہکشاں ہی ساری کائنات ہے۔ اب ہم جانتے ہیں کہ کہکشاں (Galaxies) کی تعداد بھی اربوں میں ہے۔ اب بڑے بڑے دوربینوں کے ذریعہ ہمارے مشاہدات اتنی دور تک پہنچ چکے ہوئے ہیں، جہاں سے روشنی کو ہم تک پہنچنے کے لیے اربوں سال لگ جاتے ہیں اور ہم یہ تحقیق کر رہے ہیں کہ ابتدا میں کائنات کیسی تھی؟ قرآن مجید کی اس عظیم الشان پیشگوئی کی صداقت بھی موجودہ زمانے میں آشکار ہوگئی ہے کہ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ (التکویر:12) یعنی ”ایک زمانہ آئے گا جب کہ آسمان کی کھال اتاری جائے گی یعنی علم ہیئت میں غیر معمولی ترقی ہوگی۔“ (81/12)

قرآن مجید میں کئی جگہ سات آسمانوں کا ذکر آتا ہے۔ عربی زبان میں سات کا لفظ عدد سات (7) کے علاوہ کثرت اور تکمیل کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرماتا ہے اگر سات سمندر بھی روشنائی بن جائیں تو میرے رب کی باتیں ختم نہیں ہوں گی۔

قرآن مجید میں سات زمینوں کا بھی ذکر ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ (الطلاق:13)

یعنی اللہ ہی ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے ہیں اور زمین بھی آسمانوں کے عدد کے موافق پیدا کی ہیں۔

ڈاکٹر Dr. Maurice Bucaille اپنی کتاب The

Bible, The Quran and Science میں تحریر کرتے ہیں کہ اس آیت سے یہ استنباط کرنا ممکن ہے کہ ہماری زمین کی طرح اور زمین کائنات میں موجود ہیں جن کی سائنس نے اب تک تصدیق نہیں کی ہے۔(صفحہ 141)

نور اور ظلمت:

سورۃ النازعات میں آسمان کی رفعت کے ذکر کے ساتھ تاریکی اور روشنی کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔قرآن مجید فرماتا ہے۔

رَفَعَ سَمۡکَہَا فَسَوّٰىہَا۝وَاَغۡطَشَ لَیۡلَہَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰىہَا (النازعات:29،30)

حضرت مصلح موعودؓ ان آیات کی روشنی میں تحریر فرماتے ہیں۔

”رَفَعَ سَمۡکَہَا فَسَوّٰىہَا۝وَاَغۡطَشَ لَیۡلَہَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰىہَا (النازعات:رکوع:2) یعنی آسمان کو دیکھو کہ ہم نے اس کی بلندی کو خوب بلند کیا ہے اور پھر اسے تمام ضروری قوتیں اور کمالات دیے ہیں اور اس کی قوتوں کو دو طرح کا بنایا ہے ایک مخفی جورات کی طرح پوشیدہ ہیں اور ایک ظاہری دوپہر کی طرح روشن ہیں۔اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ نظام آسمانی ایک مکمل قانون پر مبنی ہے جس میں سے کچھ مخفی ہے اور غور اور فکر اور تدبر سے اس کا علم ہوتا ہے اور کچھ ظاہر و روشن ہے کہ ظاہری آنکھ بھی اس کا مطالعہ کر سکتی ہے۔ یہ دونوں قسم کے قانون قانونِ قدرت کا مطالعہ کرنے والوں پر روشن ہیں۔سورج اور چاند کو ہی لے لو کچھ اثرات ان کے ایسے واضح ہیں کہ جاہل اور ان پڑھ لوگ بھی ان سے واقف ہیں۔اور کچھ قانون ان کے ایسے مخفی ہیں کہ ہزاروں سالوں کے مشاہدہ کے بعد ان کا ایک نہایت خفیف حصہ علم ہیئت کے ماہر اور سائنسدان دریافت کر سکتے ہیں اور مزید تحقیقات ہوتی جا رہی ہیں۔“ (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ نمبر 308)

ایک دوسری جگہ قرآن مجید فرماتا ہے۔اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ (الانعام:2)

یعنی ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور اندھیروں اور نور کو بھی بنایا ہے۔(6/2)

موجودہ صدی میں کائنات کے مطالعہ سے یہ بات نمایاں طور پر سامنے آئی ہے کہ ایک طرف کائنات میں بکثرت روشن اجرام پائے جاتے ہیں جیسا کہ روشن ستارے ہیں۔تاروں کے جھرمٹ (Cluster) ہیں۔

1963ء میں انتہائی زیادہ توانائی دینے والے اجرام سماوی کا انکشاف ہوا۔جو تاروں کی طرح حجم میں چھوٹے ہیں۔لیکن توانائی دینے میں وہ galaxy کے برابر ہیں۔ان اجرام سماوی کو Quasars کہتے ہیں۔

دوسری طرف یہ پتہ چلا کہ بہت سا مادہ کائنات میں ایسا پایا جاتا ہے جس کی یہ کیفیت ہے کہ نہ روشنی سے اس کا پتہ لگتا ہے نہ X-Rays سے نہ G Rays سے،نہ ریڈیو کی شعاؤں سے۔وہ کسی قسم کی شعائیں نہیں دیتا۔صرف قوت کشش ثقل Gravity کے اثرات کے مطالعہ سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ مادہ موجود ہے۔اس مادہ کے جو Hidden Matter یعنی مخفی مادہ کہتے ہیں۔اور اس کی حقیقت کیا ہے ہم اِس وقت نہیں جانتے ہیں۔اس لحاظ سے مادہ کے دو اقسام مانے جاتے ہیں ایک وہ مادہ جو روشنی یا دوسری شعائیں دیتا ہے۔اس کو Luminous Matter یعنی روشن مادہ کہتے ہیں۔دوسرا وہ مادہ جو کسی قسم کی شعائیں نہیں دیتا اس کو Hidden Matter یعنی چھپا ہوا یا مخفی مادہ کہتے ہیں۔موجودہ جائزہ یہ ہے کہ کائنات میں مخفی مادہ بہت زیادہ ہے۔روشن مادہ کی نسبت اس کی کیا حقیقت ہے یہ موجودہ سائنس کے اہم ترین مسئلوں میں سے ایک مسئلہ ہے۔

الغرض قرآن مجید نے جو فرمایا کہ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ اور وَاَغۡطَشَ لَیۡلَہَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰىہَا موجودہ سائنس کی تحقیقات اس کی تفسیر پیش کرتی ہیں۔

کائنات میں فنا کا سلسلہ:

اجرام سماوی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ بات بھی بتائی ہے کہ اجرام فلکی جو گھوم رہے ہیں صرف ایک مقررہ وقت تک ہی چلیں گے۔یہ ہمیشہ چلنے والی چیزیں نہیں ہیں۔جیسا کہ فرمایا۔کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی (الرعد:3،فاطر:14،

الزمر:6) یعنی ہر ایک معین میعاد تک چل رہا ہے۔
موجودہ سائنس نے قرآن مجید کی اِس صداقت کی بھی تصدیق کی ہے۔ یہ تو ہم زمانے سے دیکھتے ہیں کہ انسان پیدا ہوتا ہے، بڑا ہوتا ہے۔ پھر اس پر ضعف کا دور آتا ہے، اور وہ مر جاتا ہے۔ اسی طرح جانوروں اور نباتات پر بھی موت آتی ہے۔ لیکن زمین اور اجرام سماوی پر بھی موت آئے گی۔ یہ اس زمانہ کی سائنس کی تحقیق ہے۔ زمین کی عمر کا اندازہ چٹانوں کے معائنے سے لگایا جا سکتا ہے۔ زمین کی عمر ساڑھے چار ارب سال ہے۔ سورج اور نظام شمسی کی عمر کا موٹا اندازہ پانچ ارب سال ہے۔ سورج میں ہائیڈروجن کے Nuclear Reaction کے ذریعہ ہیلیم (Helium) میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے اور اس کی وجہ سے اس کی حرارت اور روشنی قائم ہے۔ مزید پانچ ارب سال میں ہائیڈروجن ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد سورج کی زندگی ایک دوسرے دور میں داخل ہو جائے گی۔ سورج کا حجم بہت بڑا ہو جائے گا۔ سیارہ عطارد تک سورج کی حد پہنچ جائے گی۔ شدید گرمی کی وجہ سے اس وقت ہماری زمین کے سمندر ابل جائیں گے۔ پھر اس کے بعد سورج پر ایک اور دور آئے گا جبکہ وہ سکڑتا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کا حجم ایک سیارے کے حجم کا ہو جائے گا۔ اس وقت سورج کی روشنی بہت کم ہوگی۔ اس قسم کے تارے کو White Dwarf کہتے ہیں۔
یہ زمانہ سورج کی زندگی کے بڑھاپے کا زمانہ ہوگا۔
(تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو Exploration of the Universe by George O. Abell)
سورج ہمیں پیلے رنگ کا نظر آتا ہے۔ تاروں کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اور مختلف عمریں۔ الغرض وہ بے شمار تارے جو اس وقت گھوم رہے ہیں ان سب کی محدود عمر ہے۔ قرآن مجید نے جو یہ فرمایا کہ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى صرف ایک مقررہ وقت تک ہی چلیں گے۔ موجودہ سائنس اس کی تصدیق کرتی ہے۔

پیدائش کائنات اور آغاز زندگی:

پیدائش کائنات اور آغاز زندگی کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے۔
اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ○ (الانبیاء:31)
یعنی کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنھوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے اُن کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔
اس آیت کریمہ نے بتایا کہ ایک زمانہ تھا جبکہ ہماری زمین آسمانوں کے ساتھ جڑی ہوئی تھی۔ موجودہ سائنس نے اس کی تصدیق کی ہے اور بتایا ہے کہ سورج، چاند، زمین اور سیارے سب ایک ہی Nebula کی شکل میں تھے اور بعد میں یہ سب علیحدہ علیحدہ ٹکڑے بن گئے۔
ایک دوسری آیت میں بتایا کہ: ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ (حٰمٓ السجدۃ:12) یعنی پھر اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ محض ایک دخان یعنی کہر کی طرح تھا۔
دخان کے لفظ کے ذریعہ اس Nebula کی کیفیت بتائی ہے کہ وہ گیس (Gas) کی شکل میں تھی۔ آج ہم دوربینوں کے ذریعہ تصویر لے کر تاروں کو گیس میں سے پیدا ہوتے دیکھ سکتے ہیں۔ Dr.Maurice Bucaille نے قرآن مجید کا سائنس کی تحقیقات سے موازنہ کر کے تحریر کیا ہے کہ۔
There is complete correspondence between the fatcs of the Qur'an and the facts of science (99)
یعنی قرآن مجید کا بیان اور سائنس کا بیان بالکل ایک دوسرے کے مطابق ہے۔
دوسری بنیادی بات اس آیت کریمہ میں یہ بتائی گئی کہ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ یعنی ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو پیدا کیا۔ موجودہ سائنس اس کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ ہر جاندار چیز میں پانی ایک اہم جزء ہے اور ہر جاندار چیز کی ابتدا پانی سے ہوتی ہے۔ تمام زندہ Cells میں پانی Major Component ہے، بغیر پانی کے زندگی ممکن نہیں ہے۔ الغرض کئی زاویوں سے

قرآن مجید کے بیان کی سائنس تصدیق کرتی ہے۔
آسمان کے بارے میں سورہ الذاریات آیت 48 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيۡنٰهَا بِاَيۡىدٍ وَّاِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ
(الذاریات:48)

جیسا کہ Dr.Maurice Bucaille نے لکھا ہے۔ اِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ کے ایک معنی یہ بھی کیے جا سکتے ہیں کہ ہم آسمان کو وسعت دے رہے ہیں، پھیلا رہے ہیں۔ 1929ء میں عظیم ہیئت دان Edwin Hubble نے یہ تحقیق کی ہے کہ کہکشائیں ایک دوسرے سے دور ہوتی چلی جا رہی ہیں یا دوسرے لفظوں میں ہماری کائنات پھیل رہی ہے۔ موجودہ صدی میں کہکشاؤں کے بارے میں جو مشاہدات ہوئے ہیں ان میں اس مشاہدے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس سے استنباط ہوتا ہے کہ جب ہم ماضی کی طرف نظر ڈالیں تو کہکشائیں Galaxies ایک دوسرے کے قریب تھیں اور زیادہ ماضی کی طرف جائیں تو وہ ایک دوسرے سے جڑی ہوئی تھیں اور جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے رَتۡقًا کا نظارہ پیش کر رہی تھیں۔

اس وقت علم ہیئت میں یہ حل طلب مسئلہ ہے کہ کہکشائیں مستقبل میں پھر ایک دوسرے کے قریب آنے لگیں گی یا نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَوۡمَ نَطۡوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ‌ؕ كَمَا بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِيۡدُهٗ (الانبیاء آیت:105) یعنی جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح بہیاں تحریر کو لپیٹ لیتی ہیں۔ جس طرح ہم نے تمہاری پیدائش کو پہلی دفعہ شروع کیا تھا اسی طرح پھر اس کو دہرائیں گے۔

بفضلہٖ تعالیٰ 1987ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے خاکسار کی ملاقات ہوئی تھی تو حضور اقدس نے اس آیت کریمہ سے استنباط فرمایا تھا کہ مستقبل میں وقت آئے گا۔ جبکہ کہکشائیں ایک دوسرے کے قریب ہوتی جائیں گی اور اپنی ابتدائی کَانَتَا رَتۡقًا کی حالت کی طرف رجوع کریں گی۔

پیدائشِ انسان:

انسان کی پیدائش کے متعلق قرآن مجید میں کئی آیات ہیں۔
سورۃ المومنون میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ طِيۡنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَةَ مُضۡغَةً فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا اٰخَرَ‌ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ ۝ (المومنون 13 تا 15)

یعنی ''اور ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے خلاصے سے بنایا ہے پھر اس کو ایک ٹھہرنے والی محفوظ جگہ میں نطفہ کے طور پر رکھا۔ پھر نطفہ کو ترقی دے کر ایسی شکل دی کہ وہ (علقہ یعنی) چمٹنے والا وجود بن گیا۔ پھر اس چمٹنے والے وجود کو (مضغہ یعنی) بوٹی بنا دیا پھر اس بوٹی کو ہم نے ہڈیوں کی شکل میں تبدیل کر دیا پھر ان ہڈیوں پر ہم نے گوشت چڑھایا۔ پھر اس کو ایک اور شکل میں تبدیل کر دیا (یعنی انسانی وجود مکمل کر دیا) پس بہت ہی برکت والا ہے وہ خدا جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔''

Professor Keith L. Moore جو کینیڈا کی University of Toronto میں Anatomy کے پروفیسر ہیں اور وہاں کی Faculty of Medicine کے Chariman بھی ہیں۔ وہ ستمبر 1988ء کے ریویو آف ریلیجنز میں لکھتے ہیں کہ 17ویں صدی کے آخر میں Microscope یعنی خوردبین کی ایجاد ہوئی تھی اور اس کے بعد ہی ٹھیک طور پر مطالعہ کیا جا سکتا تھا کہ ماں کے رحم میں بچہ کس طرح شکلیں اختیار کرتا ہے اور 1940ء کے بعد سائنسدانوں نے انسان کے Embryo کے مراحل (Stages) تجویز کیے تھے وہ لکھتے ہیں کہ Almost a year ago I was consulted about the meaning of certain verses in the Kuran and some sayings in the Hadiths which referred

to human reproduction and embryological development. I was amazed at the scientific accuracy of the statements which were made in the seventh century A.D.

کہ مجھے جب قرآن مجید کی بعض آیات اور بعض احادیث بتائی گئیں جن میں پیدائشِ انسان کا ذکر تھا تو مَیں حیران ہو گیا کہ کیسے ساتویں صدی عیسوی میں ایسی باتیں بتا دی گئیں جو سائنس کی تحقیق کے عین مطابق تھیں۔

سورۃ المومنین کی آیت جس کی میں نے تلاوت کی اس میں بچہ کی پیدائش کے تعلق سے چھ مراتب بیان ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف ''آئینہ کمالات اسلام'' میں ان پر روشنی ڈالی ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ انسان عالمِ صغیر ہے اور کائنات عالمِ کبیر ہے اور دونوں میں یہ مماثلت ہے کہ دونوں کی پیدائش میں چھ مراتب ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں کئی جگہ یہ آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو چھ یوم میں یعنی چھ وقتوں میں پیدا کیا ہے۔ یوم سے مراد وقت ہے نہ کہ چوبیس گھنٹے کا دن۔ قرآن مجید میں دو جگہ سورۃ الحج:48 اور السجدۃ:6 (22:48,32:6) ہزار دن کے یوم کا اور ایک جگہ المعارج:5 (70:5) 50 ہزار دن کے یوم کا ذکر آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم بہت لمبا وقت ہو سکتا ہے۔

Dr.Maurice Bucaille اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

''ظاہر ہے کہ موجودہ سائنس کے ذریعہ انسان کائنات کی پیدائش کے پیچیدہ مراتب کی تقسیم چھ مراتب میں نہیں کر سکا۔ لیکن موجودہ سائنس نے یہ واضح طور پر بتا دیا ہے کہ لمبے اوقات کا دخل ہے جن کی ہمارے 24 گھنٹے والے دن سے کوئی مناسبت نہیں۔'' (صفحہ:136)

نیز پیدائشِ انسان کے تعلق سے قرآن مجید فرماتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (النحل:79)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حالت میں پیدا کیا ہے کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور اس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کیے ہیں تا کہ تم شکر کیا کرو۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

''اس آیت میں کانوں کے بعد آنکھوں اور آنکھوں کے بعد دلوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس ترتیب سے یہ اعضاء علم کے بڑھانے کا موجب ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے بچے کے کان کام کرتے ہیں اس کے بعد آنکھیں اور سب کے بعد دل یعنی قوت فکریہ کام کرتی ہے۔ آج سائنس نے ثابت کیا ہے کہ سب سے پہلے بچہ کے کان کام کرنے لگتے ہیں اور اس کے بعد آنکھیں کام شروع کرتی ہیں اور سب سے آخر میں قوت فکریہ کام کرنا شروع کرتی ہے۔ چنانچہ جانوروں میں بچوں کی آنکھیں بعض دفعہ کئی کئی دنوں کے بعد کھلتی ہیں اس عرصہ میں صرف کان کام کر رہے ہوتے ہیں۔ انسانوں کے بچوں کی آنکھیں بظاہر کھلی ہوتی ہیں لیکن ان کا فعل کانوں کے فعل کے بعد شروع ہوتا ہے اور قوت فکریہ تو ایک عرصے کے بعد کام شروع کرتی ہے۔ یہ ترتیب بھی قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا ایک ثبوت ہے۔ کیونکہ اِس میں وہ مضمون بیان کیے

44واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2024ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کے ذیلی تنظیمات مجلس انصاراللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماعات کیلئے مؤرخہ 25، 26 اور 27/اکتوبر 2024ء (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی از راہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اِس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ اِن اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

گئے ہیں جو اُس زمانہ میں مخفی تھے۔‘‘

(تفسیر کبیر سورۃ النحل: زیر آیت 79)

دودھ:

دودھ کے پیدا ہونے کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔قرآن مجید فرماتا ہے۔وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً‌ ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ○ (النحل:67) یعنی اور تمہارے لیے چار پایوں میں (بھی) یقیناً نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ (موجود) ہے (کیا تم دیکھتے نہیں کہ) جو کچھ ان کے پیٹوں میں (گند وغیرہ بھرا) ہوتا ہے اس میں سے یعنی گوبر اور خون کے درمیان سے ہم تمہیں پینے کیلئے (پاک اور) صاف دودھ (مہیّا کر) دیتے ہیں جو پینے والوں کیلئے خوشگوار (اور) گلے سے آسانی سے اترنے والا (ہوتا) ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

’’یہ آیت اس امر پر بھی شاہد ہے کہ قرآن کریم کا نازل کرنے والا دنیا کا خالق بھی ہے کیونکہ اس میں دودھ کے پیدا ہونے کا وہ طریق بتایا گیا ہے جو اُس وقت دنیا کو معلوم نہ تھا اور بعد میں دریافت ہوا ہے اور وہ یہ کہ غذا معدہ میں سے انتڑیوں میں آتی ہے اور اس سے فرث تیار ہوتا ہے اس فرث سے ایک مادہ خون بن جاتا ہے اور اس خون سے دودھ بنتا ہے۔یہی وہ حقیقت ہے جو نزول قرآن کے بعد کی تحقیق سے ثابت ہوئی ہے۔چنانچہ بعد کے مفسرین نے ابتدائی مفسرین کی غلطی پیش کر کے ظاہر کیا ہے کہ درحقیقت فرث سے خون اور خون سے لبن بنتا ہے۔مگر جو تشریح انہوں نے بیان کی ہے وہ بھی پوری طرح سائنس کے مطابق نہیں۔لیکن قرآن کریم کے الفاظ سائنس کی موجودہ تحقیق کے بالکل مطابق ہیں۔اور وہ یہ ہے کہ غذا معدہ سے انتڑیوں میں جاتی ہے وہاں سے اس کا منہضم لطیف حصہ بعض عروق کے ذریعہ سے ایک حصہ سیدھا دل تک جاتا ہے اور وریدوں میں گر کر فوراً خون بن جاتا ہے اور ایک اور لطیف حصہ معدہ سے براہ راست جگر میں جا کر وہاں سے وریدوں کے ذریعے دل میں گر کر خون بن جاتا ہے پھر یہ خون جب تھنوں کہ قریب ہو جاتا ہے تو وہاں اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کیے ہیں کہ وہ خون وہاں جا کر دودھ بن جاتا ہے۔‘‘(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 123۔ایڈیشن 2023ء)

اجرامِ فلکی میں آثار حیات:

اب مَیں ایک ایسی بات پیش کرتا ہوں جو قرآن مجید نے چودہ سوسال پہلے بتا دی ہے اور سائنس نے اس کی اب تک تصدیق نہیں کی۔قوی امید ہے کہ مستقبل میں سائنس اس کی تصدیق کر دے گی۔وہ بات یہ ہے کہ اجرام فلکی میں آثار حیات ہیں۔آج فلکیات کے محققین کی اس مسئلہ پر خاص توجہ ہے کہ اپنی زمین کے علاوہ کائنات میں کہاں کہاں زندگی پائی جاتی ہے اس کی تلاش کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں International Astronomical Union (IAU) نے یونان میں 1982ء میں اپنی General Assembly کی میٹنگ میں یہ طے کیا تھا کہ ایک کمیشن (Commession) قائم کی جائے جس کا مقصد Search for Extraterrestrial Life ہو۔یعنی زمین کے باہر زندگی کی تلاش۔چنانچہ یہ کمیشن 1982ء سے کام کر رہی ہے۔اس کمیشن کا مقصد یہ ہے کہ یہ تحقیق کریں کہ کن تاروں کے گرد سیارے گھوم رہے ہیں۔ایسی ریڈیو شعاؤں کی تلاش کریں جو عقلمند مخلوق فضا میں بھیج سکتی ہے۔ستاروں کی درمیان کی فضا میں ایسے Molecules تلاش کریں جن کا تعلق زندگی کے پیدا ہونے سے ہے۔نیز اس ضمن میں بین الاقوامی کانفرنس ہوتی رہتی ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ نہ صرف ہم یہ معلوم کر لیں گے کہ کہاں عقلمند مخلوق ہے بلکہ ان کے ساتھ Communication کے ذریعہ رابطہ بھی پیدا کر لیں گے۔امریکہ میں The National Aeronautics and Space Administration (N.A.S.A) بڑی بڑی دوربینوں کے ذریعہ آسمانوں میں زندگی کے آثار کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔(The Hindu May 13,1993)

کہ سائنس نے ہمیں اب تک نہیں بتایا لیکن قرآن مجید ہمیں بتلاتا ہے کہ آسمانوں میں زندگی ہے۔مثلاً سورہ رحمٰن میں فرمایا۔

يَسۡـَٔلُهٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ کُلَّ یَوۡمٍ هُوَ فِیۡ شَاۡنٍ ○ (الرحمٰن آیت:60) یعنی آسمان اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ اس اللہ سے اپنی ضرورتیں طلب کرتا ہے وہ ہر وقت ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔

''مَنۡ'' کا لفظ جو یہاں استعمال ہوا ہے وہ عقلمند مخلوق کے لیے عربی میں استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا اس آیت میں آسمان کی عقلمند مخلوق کا ذکر ہے۔ نیز سورۃ الحشر کی آخری آیت ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (الحشر 25)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

''هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی یعنی وہ ایسا خدا ہے کہ جسموں کا بھی پیدا کرنے والا اور روحوں کا بھی پیدا کرنے والا۔ رحم میں تصویر کھینچنے والا ہے۔ تمام نیک نام جہاں تک بھی خیال آسکیں سب اسی کے نام ہیں۔ اور پھر فرمایا۔ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ یعنی آسمان کے لوگ بھی اس کے نام کو پاکی سے یاد کرتے ہیں اور زمین کے لوگ بھی۔ اس آیت میں اشارہ فرمایا کہ آسمان اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 372)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ آسمان میں بھی لوگوں کی آبادی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ صرف زمین تک محدود نہیں ہیں وہ تو رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ہے۔

ایک اور جگہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَمِنۡ اٰیٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَثَّ فِیۡهِمَا مِنۡ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰی جَمۡعِهِمۡ اِذَا یَشَآءُ قَدِیۡرٌ (الشوریٰ:30) یعنی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان جانداروں کی قسم سے اس نے پھیلایا ہے اس کے نشانوں میں سے ہے اور جب وہ چاہے گا اُن سب کے جمع کرنے پر قادر ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب'' اعجاز الشرقین مایثبت القرآن'' میں تحریر فرماتے ہیں:۔

'' یہ وہ قطعی آیت ہے جس میں آسمان اور زمین دونوں میں آبادی کا ذکر ہے۔ جس سے کہ حشر بھی مراد ہوسکتا ہے اور یہ بھی اشارہ ہوسکتا ہے کہ ایسے ذرائع اللہ تعالیٰ کی مشیت سے پیدا ہو سکتے ہیں کہ زمین اور آسمان کی مخلوق کی ملاقات اور اجتماع ہوجائے۔'' (صفحہ:186 مصنفہ 1949ء)

اختتام:

قرآن مجید کے اندر ایسے حقائق کا پایا جانا ہر موجودہ زمانے کی سائنس تصدیق کرتی ہے اس کے منجانب اللہ ہونے کی بھاری دلیل ہے۔

چنانچہ Dr.Maurice Bucaille اپنی کتاب The Bible, The Quran and Science میں لکھتے ہیں۔

"The ideas of the study are developed from a purely scientific point of view. They lead to the conclusion that

129 واں جلسہ سالانہ قادیان۔ 2024ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29 دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اِس مبارک جلسہ میں شمولیت کا عزم کرتے ہوئے ہر لحاظ سے اس کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ اور شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو اُن کا وارث بنائے۔ آمین (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

it is inconceivable from a human being living in the Seventh century A.D. to have made statements in the Qur'an on a great variety of subjects that do not belong to his period and for them to be in keeping with what was to be known only centuries later. For me, there can be no human explanation to the Qur'an."

ترجمہ: ”اس مطالعہ میں جو خیالات پیش کیے گئے ہیں وہ خالص سائنسی نقطہ نگاہ سے حاصل ہوئے ہیں ان سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ ایک شخص جو ساتویں صدی عیسوی میں رہتا ہے اس نے کئی مختلف امور پر ایسے بیانات قرآن کے اندر دے دیے ہیں جو اس کے زمانے میں معلوم نہیں تھے اور جن کی سچائی صدیوں کے بعد ظاہر ہونے والی تھی۔ میرے نزدیک قرآن کو انسانی فعل کا نتیجہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔“

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بے انتہا احسان ہے کہ اس نے قرآن مجید جیسی بے نظیر اور عظیم الشان کتاب ہمیں عطا فرمائی۔

ہے شُکرِ ربِّ عَزّ وجَلّ خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا مِلا نشاں

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہوں جن کے ذریعہ ہمیں یہ گراں قدر نعمت ملی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی ہوں جنہوں نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ ”تم قرآن مجید کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کرو کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔“
(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

نیز آپ نے ہمیں یہ سکھایا کہ
”قرآنِ شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زندگی تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال اس صحف مطہّرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 258)

خدا کرے کہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دردمندانہ دعا کے ساتھ اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

”اے قادر خدا! اے اپنے بندوں کے رہنما! جیسا تو نے اس زمانے کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے۔ ایسا ہی قرآن کریم کے حقائق و معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی طرف اور اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر اور شرک بہت بڑھ گیا اور اسلام کم ہو گیا۔ اب اے کریم! مشرق اور مغرب میں توحید کی ایک ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم! تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔ اے ہادی! تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ کیا نیک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔ تَوَکَّلْنَا عَلَیْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِكَ وَاَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔“

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں“ (ابوداؤد)
طالب دعا:
پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،
سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن
ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA
انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد
✆:98490005318

تحریک وقف جدید اور ہمارے بچوں کی ذمہ داریاں

شیخ طاہر الاختر
کارکن نظامت مال
وقف جدید قادیان

وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے باون سالہ دورِ خلافت کی ایک عظیم الشان مالی تحریک ہے۔ آپؓ نے 9 جولائی 1957ء کو ایک تاریخی خطبہ عید ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کے سامنے بغیر نام لئے ایک عظیم الشان اور دُور رس نتائج کی حامل تحریک کا اعلان فرمایا۔ اور اس کے خدوخال بیان فرمائے۔ پھر جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر 27 دسمبر 1957ء کو وقف جدید کی مزید تفصیلات بیان فرمائیں اور احباب جماعت کے نام ایک اہم پیغام میں وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

’’یہ کام خدا کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔‘‘ (الفضل 7 جنوری 1958ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدی عورتوں سے اپنے بچوں کو چندہ وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

’’اپنے بچوں کو وقف جدید میں اٹھنّی ماہوار دینے کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ بہتر یہی ہے کہ جو خرچ آپ انہیں دیں، انہیں اس طرف متوجہ کریں اور مائل کریں اور اس کیلئے تیار کریں کہ وہ اپنے اِس جیب خرچ میں سے اٹھنّی ماہوار وقف جدید کے چندہ میں دیا کریں۔ .... اگر آپ اپنے بچوں کو اس قسم کی تربیت دے دیں گی تو ایک طرف جماعت کی ضرورتیں پوری ہو جائیں گی اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی مزید رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کی آپ وارث ہوں گی۔ پھر اِن بچوں کی دینی لحاظ سے بھی اچھی تربیت ہو جائے گی۔ یہ بچے اسی دنیا میں آپ کیلئے ایک ایسی زمین اور ایسا آسمان پیدا کریں گے کہ جن میں آپ زندگی گزاریں گی تو آپ کہہ سکیں گی کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے سچ کہا ہے کہ اگر تم چاہو تو ایسی زندگی گزار سکتی ہو کہ تمہارے قدم ہمیشہ جنت میں رہیں۔ وہ جہنم کی طرف بڑھنے والے نہ ہوں۔‘‘ (الفضل 11 فروری 1968ء صفحہ 5،6)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدی ماؤں کو اپنے بچے وقف جدید کیلئے وقف کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’اگر آپ نے اس طرف توجہ نہ کی اور اپنے بچوں کو وقف جدید کے میدان میں زندگیاں وقف کرنے کی تحریک نہ کی تو یہ اہم اور ضروری تحریک ناکامی کا منہ دیکھے گی۔ خدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے آج تک ہمیں ناکامیوں کے منہ سے بچایا ہے۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس موقع پر بھی ہمیں ناکامیوں سے بچائے گا۔ لیکن پھر وہ کوئی اور مائیں ہوں گی جن کی گودوں کے پالے آئیں گے اور وقف جدید کو سنبھالیں گے۔ اور آپ بہنیں اس سے محروم ہو جائیں گی۔ پس اس طرف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھی اور ہر احمدی بہن کو بھی ذاتی طور پر توجہ دینی چاہئے۔‘‘

(الفضل 11 فروری 1968ء صفحہ 4)

پھر فرمایا: ’’اگر تمام احمدی بچے، جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے، اس طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کر دیں کہ وہ کم از کم اٹھنی ماہوار خدا کی راہ میں وقف جدید کے کاموں کیلئے خود جماعت کو پیش کر دیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ ان بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔‘‘ (الفضل 11 فروری 1968ء صفحہ 3 کالم 2)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''عورتیں یاد رکھیں کہ جس طرح مرد کی کمائی سے عورت جو صدقہ دیتی ہے اس میں مرد کو بھی ثواب میں حصہ مل جاتا ہے تو آپ کے بچوں کی اس قربانی میں شمولیت کا آپ کو بھی ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو جانتا ہے اور ان کا اجر دیتا ہے۔ اور جب بچوں کو عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ مستقل چندہ دینے والے بچے ہوں گے۔ اور زندگی کے بعد بھی یہ چندہ دینے کی عادت قائم رہے گی تو یہ ماں باپ کے لئے ایک صدقہ جاریہ ہوگا۔......

بچوں کے ذریعے سے ہی میرے خیال میں معمولی کوشش سے پوری دنیا میں 6 لاکھ کی تعداد کا اضافہ کیا جا سکتا ہے تاکہ کم از کم وقف جدید میں 10 لاکھ افراد تو شامل ہوں ...... بچوں کو شامل کریں، خاص طور پر بھارت اور افریقہ کے ممالک میں کافی گنجائش ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ ویسے تو میں سمجھتا ہوں اگر کوشش کی جائے تو ایک کروڑ کی تعداد ہوسکتی ہے۔ لیکن بہرحال پہلے قدم پر آپ اتنی کوشش بھی کرلیں تو بہت ہے۔''

(خطبہ جمعہ: 7 رجنوری 2005ء الفضل انٹرنیشنل 21 رجنوری 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی ایک خواہش:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

''ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ نئی نسلوں کو بھی قربانیوں کی ان راہوں پر چلنے کی عادت ڈالیں۔ اس لئے میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر 15 سال سے کم ہے اٹھالیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقف جدید) کا مالی بوجھ اُنہوں نے اٹھالیا ہے۔ اور خود اُن کیلئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں، اس کیلئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا۔''

(خطبہ جمعہ: 4 نومبر 1966ء۔ خطباتِ ناصر جلد 1 صفحہ 458)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ہمیں ایک اٹھنی ماہوار دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور دلائل اور براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق وصفا کے ذریعہ دین حق کو باقی تمام ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے۔ اس میں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے میں داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔'' (الفضل 12 اکتوبر 1966ء)

اسی طرح **حضرت خلیفۃ المسیح رابعؒ نے بارہا احمدی بچوں کی وقف جدید میں شمولیت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:**

''بچوں کے متعلق تو شروع سے ہی یہ تحریک بہت زور دے رہی ہے اور حضرت مصلح موعودؓ نے اس طرف بہت توجہ دلائی کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس میں شامل کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ تو خلافت کے اپنے تمام عرصے میں وقف جدید کی تحریک سے متعلق بڑوں کے چندوں کے مقابل پر بچوں کے چندوں میں زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے اور جب میں اعداد و شمار پیش کرتا تھا تو پوچھا کرتے تھے کہ بچوں میں بتاؤ، کتنا اضافہ ہوا۔ اس میں ایک حکمت یہ تھی اور بہت بڑی حکمت ہے چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزا ڈال دیں اور اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات ان کی تربیت کے دوسرے معاملات پر بھی اثر انداز رہے گی اور جس کو مالی قربانی کی عادت ہو وہ خدا کے فضل سے عبادتوں میں بھی بہتر ہو جاتا ہے۔ جماعت سے عمومی تعلق میں بھی اچھا ہو جاتا ہے اور یہ اس کی روحانی زندگی کی ضمانت کا بہت ہی اہم ذریعہ ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مجھے ہمیشہ بچوں کے متعلق زیادہ تاکید کیا کرتے تھے اور سوال بھی یہی ہوا کرتا تھا کہ بتاؤ بچوں میں کتنوں نے حصہ لیا۔''

(خطبہ جمعہ 4 جنوری 1991ء۔ خطبات طاہر جلد 10 ص 15) (بقیہ صفحہ 24)

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فانی فی اللہ - حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(محمد ابراہیم سرورؔ، نائب ایڈیٹر رسالہ انصار اللہ)

حبیبِ خدا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارا
خدا کا ہے عاشق، وہ احمد ہمارا
ہزاروں محاسن سے سیرت مُزیّن
خدا کی محبت سے سب ہیں مُعنون
ہے غارِ حرا اس کی الفت کی شاہد
یگانہ و یکتا وہ لا رَیب واحد
فنا تھا وہ عشقِ خدا میں سراسر
محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہوگا نہ کوئی برابر
خدا کی محبت میں مخمور تھا وہ
قبائل میں غیروں کے مشہور تھا وہ
وہ بچپن سے عشقِ الٰہی میں گم تھا
خدائی محبت سے لبریز خُم تھا
یہی عشق اس کی غذا روح کی تھی
کہ طبعِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مثلِ مجروح کی تھی
سبھی اس کو بچپن سے صادق تھے کہتے
خدا کا اسے سچا عاشق تھے کہتے
محبت میں رب کی ہی سرشار تھا وہ
پہ دنیا کی الفت سے بیزار تھا وہ
مصائب شدائد نے گرچہ تھا پالا
ملا اُس کو رتبہ شہنشاہوں والا
نمازوں میں بھی حُبِّ مولا کا طالب
خدا میں ہی گُم تھا سراپا وہ قالب

وہ سجدوں میں حُبِّ خدا کا تھا خواہاں
لبوں پر تھا ذکرِ خدا رہتا ہر آں
خدا ہی کی خاطر اُٹھائیں بلائیں
مخالف کو دیں پھر بھی اس نے دعائیں
خدا سے ہی سجدوں میں کیں التجائیں
سو رب نے چلا دیں موافق ہوائیں
قبائل جو کرتے تھے باہم لڑائی
خدا کیلئے سب بنے بھائی بھائی
بنے اُس کی قدسی نگہ سے مہذّب
مزید اُس پہ یہ کہ خدا کے مقرّب
بنائے تھے اُس نے جو عاشق خدا کے
ستارے وہ کہلائے ارض و سما کے
رضا بھی انہوں نے خدا کی ہے پائی
ضمانت خدائی لقا کی ہے پائی
الٰہی محبت کا بے مثل پیکر
وہ دونوں جہانوں کا لاثانی رہبر
وہ شمس و قمر کو تھا ٹھکرانے والا
حکومت سے شاہوں کی ٹکرانے والا
دی عورت کو آ کر اُسی نے رہائی
تبھی صنفِ نازک نے، پہچان پائی
غلاموں کو حق سارے اس نے دلائے
رہائی کے بھی سارے رستے بتائے

یتیموں، غریبوں کا غم خوار تھا وہ
ایامیٰ کا مشفق مددگار تھا وہ
مساکین قربت میں رہتے تھے ہر آں
ہزاروں مُکذِّب ہوئے اُس پہ قرباں
کرم سے دیا بخش اس نے عدو کو
بنایا تھا گرویدہ ہر نیک خُو کو
شجر اور پتھر بھی رحمت کے قائل
جو پیاسے تھے خوں کے، ہوئے وہ بھی گھائل
نہیں اس کی رحمت سے باہر تھے حیواں
بہائم سے ابتر ہوئے نیک انساں
کِیا خوب عدل و اماں جگ میں قائم
رہیں گے جہاں میں بیاں اس کے دائم
کرم سے نہیں اس کے باہر تھے دشمن
نبیؐ کو وہ اپنا سمجھتے تھے مامن
ہے خلقِ خدا کے لئے ابرِ رحمت
لبالب بھرا کیف سے بحرِ اُلفت
وہ دونوں جہانوں کی رحمت کا باعث
شفیع الوریٰ اور خلقت کا حادث
خدا سے محبت کی باتیں سکھائیں
ہیں قربِ الٰہی کی راہیں بتائیں
فنا کر کے خود کو دکھایا ہے اس نے
طریقِ فنا بھی سکھایا ہے اس نے
مقامِ لِقاء سدرۃُ المنتہیٰ تک
کوئی بھی نبی ہے نہ پہنچا جہاں تک
وہی پاک احمد ﷺ ہے رہبر ہمارا
خدا کا ہے عاشق، وہ دلبر ہمارا
ہوا ہے یہ سرور فدائے محمد ﷺ
جبھی کر رہا ہے ثنائے محمد ﷺ

❁❁❁

(بقیہ حصہ از صفحہ 22) نیز فرمایا:

’’بہت سی مائیں اپنے بچوں کی طرف سے چندے دیتی ہیں اور بچوں کو پتہ ہی نہیں لگتا اور ’’دفتر اطفال‘‘ کے قیام کیلئے بہت حد تک یہ غرض پیش نظر تھی کہ بچوں کو علم ہو کہ وہ بھی چندے دے رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں سے چندے نکلیں اور انہیں چندوں کا شوق پیدا ہو اور بچپن کے چندوں کی یادیں آئندہ ان کے چندے دینے کیلئے ضمانت بن جائیں یا مددگار ثابت ہوں۔ میں نے اس سلسلہ میں اپنی ان دو بچیوں سے سوال کیا جو شادی شدہ ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہاں وہ سب بچوں کی طرف سے چندے دے رہی ہیں لیکن جب پوچھا کہ ان کو علم ہے تو پتہ لگا کہ نہیں۔ یہ غلطی ہے۔ ہماری والدہ تو ہمیں بتا کر بلکہ پیسے دیکر پھر واپس لیا کرتی تھیں یہ سمجھا کر کہ تم چندہ دے رہے ہو مَیں نہیں دے رہی۔ اس کا دل پر بڑا گہرا نقش ثبت رہا اور ہمیشہ رہے گا۔ اس لئے اطفال کی تحریک کے سلسلہ میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ بچوں کے دفاتر اپنے ہاں قائم کریں اور آئندہ سے جو ماں باپ بچوں کی طرف سے چندہ دیں۔ ان کو بتا کر دکھا کر دیں بلکہ ان کو دے کر پھر واپس لیں اور کہیں کہ یہ تمہاری طرف سے چندہ ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ یکم جنوری 1993ء۔ خطبات طاہر جلد 12 صفحہ 8)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

’’پس مَیں آپ سے ایک دفعہ پھر کہوں گا کہ وقف جدید کی تحریک کو زندہ کیجئے، اسے زندہ کیجئے۔ اور اس کی رگوں میں اپنی قربانیوں کا خون بھر دیجئے تاکہ اسلام کی شریانوں میں تازہ اور زندہ اور تمنّاؤں سے بھرا ہوا خون دوڑنے لگے۔‘‘

(خطابات قبل از خلافت جلسہ سالانہ ربوہ 1960ء صفحہ:15)

آخر میں دعا ہے کہ اپنے والدین اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خلفائے کرام کے خواہشات، ارشادات اور فرمودات کے مطابق وقف جدید جیسی بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اسے کامیاب بنانے میں اپنا اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہر احمدی بچے کو عطا فرمائے۔ (آمین)

★...★...★

سوسال قبل ستمبر 1924ء

لندن میں مصروفیات: 7؍ستمبر 1924ء کو بہت سے انگریز مردوں، عورتوں ہندوستانی طالب علموں اور سفارت ترکیہ اور دوسرے معزز مسلمانوں کو دعوت پر بلایا گیا۔ جس میں حضورؓ کا ایک اور پیغامِ محبت حسب سابق مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے نہایت قابلیت سے پڑھ کر سنایا۔

پہلا انگریزی لیکچر: 97؍ستمبر 1924ء کی شام کو حضورؓ نے ''ایسٹ اینڈ ویسٹ یونین'' کے اجلاس (منعقدہ گلڈ ہاؤس) میں پہلا انگریزی لیکچر دیا جو بہت پسند کیا گیا۔

لیگ آف نیشنز: 11؍ستمبر 1924ء کو قیام امن کے مسئلہ پر لیگ آف نیشنز کے شعبہ مذہب واخلاق کے سیکرٹری مسٹر ایل سن اور مسٹر رین سے تفصیلی گفتگو فرمائی اور حکیمانہ انداز میں بتایا کہ جب تک اسلامی اصولوں پر لیگ آف نیشنز کی بنیاد قائم نہیں ہوگی یہ اپنے مقاصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی۔

12 ستمبر 1924ء کو حضورؓ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور جماعت کو توجہ دلائی کہ اسے شہید افغانستان مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی طرح ہر وقت شہادت کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

13؍ستمبر 1924ء کو حضورؓ نے پورٹ سمتھ میں دو لیکچر دیئے ایک ''مسیح کی آمد ثانی'' اور دوسرا ''پیغام آسمانی'' پر 15؍ستمبر کو حضورؓ نے ہندوستانی طلبہ سے خطاب فرمایا۔ 16؍ستمبر 1924ء کو آپؓ نے کانفرنس کے لئے مجوزہ مضمون کا خلاصہ لکھا۔ 17؍ستمبر 1924ء کو آپؓ نے مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کابل کی شہادت سے متعلق ایک احتجاجی جلسہ میں تقریر فرمائی۔

19؍ستمبر کو حضورؓ نے جمعہ کے بعد ویمبلے کانفرنس کے پریذیڈنٹ سر ای۔ ڈی راس سے ملاقات کی۔ اسی شام آپؓ نے سینٹ لوکس ہال میں ''حیات بعد الموت'' پر شاندار لیکچر دیا۔ 20؍ستمبر کو لیگوس (نائیجیریا) کے دو حاجی صاحبان (جن میں سے ایک احمدی تھے) حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

کرنل ڈگلس سے ملاقات:

21؍ستمبر 924ء کی شام کو کرنل ڈگلس سے حضورؓ کی ملاقات ہوئی۔ یہ وہی ڈگلس تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہنری مارٹن کلارک کا مقدمہ بے بنیاد پا کر خارج کر دیا تھا اور عدل وانصاف کا بہترین نمونہ دکھایا تھا۔

یورپ میں اسلام کی روحانی فتح کی بنیاد:

22؍ستمبر 1924ء کو ویمبلے کانفرنس کا افتتاح ہوا اور حضورؓ معہ رفقاء اس میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ 23؍ستمبر 1924ء کا دن دورہ یورپ کا تاریخ ساز عظیم الشان دن ہے۔ کیونکہ اس دن ویمبلے کانفرنس میں حضورؓ کا بے نظیر مضمون پڑھا گیا۔ جس نے سلسلہ احمدیہ کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ یورپ میں اسلام کی روحانی فتح کی بنیادیں رکھ دیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لندن میں تقریر کرنے کا رؤیا پوری آب وتاب سے پورا ہو گیا۔ 26؍ستمبر کو حضورؓ نے کنز رویٹو کی درخواست پر ڈچ ہال لنڈن میں ہندوستان کے حالات حاضرہ اور اتحاد پیدا کرنے کے ذرائع پر ایک معلومات افزا لیکچر دیا۔ 28؍ستمبر کو آپ کا ایک اہم مضمون ''رسول کریمؐ کی زندگی اور تعلیم سے نوجوان بچے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں'' کے موضوع پر لنڈن فیلڈ میں پڑھا گیا۔

(تاریخِ احمدیت: جلد 4 صفحہ 450 تا 455)

''تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

اخبارِ مجالس

تربیتی اجلاس ترکہ پورہ، بانڈی پورہ:

مؤرخہ 21 ستمبر 2024ء کو نماز مغرب کے بعد ترکہ پورہ، بانڈی پورہ میں مکرم طاہر احمد بیگ صاحب معاون صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ اس اجلاس کا آغاز حسب دستور تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کی سعادت مکرم کلیم احمد وانی صاحب کو ملی۔ پھر صدر اجلاس نے عہد انصار اللہ دہرایا پھر ایک نظم ہوئی۔ مکرم مولوی جاوید احمد نجار صاحب مربی سلسلہ سری نگر نے

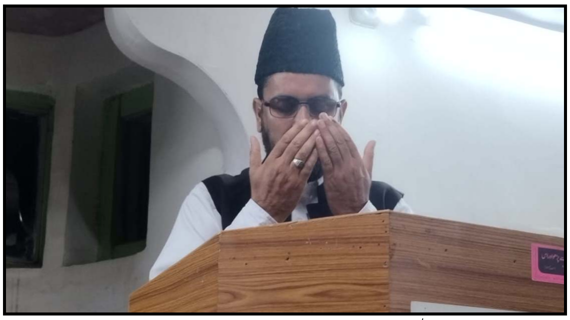

اس اجلاس کی پہلی تقریر کی۔ تربیت اولاد کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے والدین سے اپنے بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد محترم غلام محی الدین وانی صاحب صدر جماعت ترکہ پورہ نے قیام نماز کے موضوع پر دوسری تقریر فرمائی۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں نظام خلافت کے مختلف پہلو بیان کئے اور بتایا کہ نظام جماعت اور خلیفہ وقت کی اطاعت ہی ہمارے لئے حصار ہے۔ آپسی بھائی چارے کو قائم رکھنے کی اشد ضرورت ہے، ہر وقت خلیفہ وقت کے لئے کثرت سے دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی جس سے یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ دعا ہے کہ اس اجلاس کے بہترین نتائج ظاہر ہوں۔ آمین

سمینار خلافت عافیت کا حصار:

مورخہ 29 ستمبر 2024ء بروز اتوار مسجد احمدیہ سری نگر میں مجلس انصار اللہ ضلع سری نگر و بانڈی پورہ کے زیر اہتمام ایک سمینار ”خلافت عافیت کا حصار“ کے موضوع پر منعقد ہوا۔ جس میں ضلع کی سبھی مجالس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ نماز ظہر و عصر جمع کے بعد ٹھیک 2 بجے یہ تقریب مکرم طاہر احمد بیگ صاحب معاون صدر مجلس انصار اللہ بھارت خصوصی مہمان کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ اس سمینار کا آغاز حسب دستور تلاوت کلام پاک معہ ترجمہ سے ہوا جو کہ ڈاکٹر اعجاز احمد نائک صاحب نے پیش کی۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ ازاں بعد مکرم راجہ تسلیم احمد خان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے اپنی تعارفی تقریر میں مرکزی مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا، شامل ہونے والے تینوں صدور صاحبان کا بھی شکریہ ادا کر کے سمینار کی غرض وغایت بیان کی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر کرتے ہوئے مکرم محمد اقبال نائک صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ بھارت نے قرآن وحدیث، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں مالی قربانی کی

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یادرکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبر نہیں کرتے“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

اہمیت بیان کی۔نیز تمام احباب جماعت خاص طور پر انصار بزرگان کو مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تاکید فرمائی۔ خلافت عافیت کا حصار کے مرکزی موضوع پر دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر وسیم سیفی صاحب زعیم مجلس انصاراللہ سری نگر نے کی۔خلافت کے آسمانی نزول کے پس منظر، اسکی اہمیت و برکات، عافیت اور خیریت کے حصول کیلئے خلافت کے حصار کی افادیت پر مفصل روشنی ڈالی اور تمام دنیا میں قیام امن کے لئے خلافت کے حصار کے اندر عافیت حاصل کرنے کے لئے خلیفہ وقت کی نصائح اور ان کے ارشادات ہر عمل کرنے کی طرف توجہ کرنے پر زور دیا۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر محمد رفیع وانی صاحب صدر جماعت فیض آباد نے ایک نظم پڑھ کر سُنائی اس کے بعد صدر اجلاس مکرم طاہر احمد بیگ صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا۔آپ نے نظام خلافت کے ساتھ وابستگی پر زور دیتے ہوے اس نعمت الٰہی کی افادیت اور اہمیت بیان فرمائی۔مکرم موصوف نے اپنی تقریر میں امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا اور ان کی روزمرہ مصروفیات اور ملاقاتوں کے بارے میں کئ ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے۔انہوں نے انصار بزرگان سے خاص طور ہر خدام واطفال کی راہنمائی اور تربیت کرنے کی تلقین کرتے ہوئے اس سلسلے میں خصوصی پروگرام پیش کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔جس سے سیمینار اختتام کو پہنچا۔الحمدللہ

(امتیاز احمد خان ناظم ضلع مجلس انصاراللہ سری نگر، بانڈی پورہ)

میڈیکل کیمپ بمقام ابلوکوٹلی:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 22 ستمبر 2024ء کو ابلوکوٹلی میں اجتماع گاہ مجلس انصاراللہ ضلع بٹھنڈہ (صوبہ ہریانہ) کے ساتھ ہی ہومیوپیتھی میڈکل کیمپ لگایا گیا۔جس کا آغاز مکرم عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت کے اجتماعی

دعا کروانے سے ہوئی۔مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب انچارج شعبہ ہومیوپیتھی نورہسپتال قادیان نے مریضوں کا چیک اپ کرنے کے بعد حسب ضرورت ادویات تجویز فرمائیں۔جبکہ مکرم سلطان احمد صاحب کارکن شعبہ ہومیوپیتھی نورہسپتال قادیان، عزیزم جاہد احمد قادیان اور خاکسار نے ادویات تیار کر کے دیں۔ اس میڈیکل کیمپ سے ایک سوسات (107) مریضوں نے استفادہ کیا۔مریضوں میں احمدی اور غیر مسلم دونوں شامل تھے۔ اس سے مقامی لوگوں میں بہت اچھا اثر پڑا۔الحمدللہ

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ إِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

میڈیکل کیمپ بمقام کوٹ کپورہ:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 23 ستمبر 2024ء کوٹ کپورہ (ضلع بٹھنڈہ، صوبہ ہریانہ) کے ایک گوردوارہ میں ہومیوپیتھی میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب انچارج

شعبہ ہومیوپیتھی نور ہسپتال قادیان نے مریضوں کا چیک اپ کرنے کے بعد حسب ضرورت ادویات تجویز فرمائیں۔ جبکہ مکرم سلطان احمد صاحب کارکن شعبہ ہومیوپیتھی نور ہسپتال قادیان، عزیزم جاہد احمد قادیان اور خاکسار نے ادویات تیار کر کے دیں۔

ਸੱਚ ਕਹੂੰ

epaper.sachkahoon.com
25 Sep 2024 - Page 16

ਮੁਫਤ ਹੋਮਿਓਪੈਥੀ ਕੈਂਪ ਲਗਾਇਆ

ਅਜੈ ਮਨਚੰਦਾ / ਗੁਰਪ੍ਰੀਤ ਪੱਕਾ

ਫਰੀਦਕੋਟ, 24 ਸਤੰਬਰ। ਅਹਿਮਦੀਆਂ ਮੁਸਲਿਮ ਜਮਾਤ ਕਾਦੀਆਂ ਵੱਲੋਂ ਲੋਕ ਭਲਾਈ ਕੰਮਾਂ ਦੇ ਤਹਿਤ ਜ਼ਿਲ੍ਹਾ ਫਰੀਦਕੋਟ ਦੀਆਂ ਜਮਾਤਾਂ ਪਿੰਡ ਕੋਟਲੀ ਅਬਲੂ ਤੇ ਕੋਟਕਪੂਰਾ ਸ਼ਹਿਰ ਵਿੱਚ ਮਜਲਿਸ ਅੰਨਸਾਰਉੱਲਾ ਭਾਰਤ ਦੀ ਅਗਵਾਈ ਵਿੱਚ ਮੁਫਤ ਹੋਮਿਓਪੈਥੀ ਕੈਂਪ ਲਗਾਇਆ ਗਿਆ। ਡਾ. ਐੱਸ. ਐੱਸ. ਅਹਿਮਦ ਨੂਰ ਹਸਪਤਾਲ ਕਾਦੀਆਂ ਦੀ ਟੀਮ ਨੇ ਮਰੀਜਾਂ ਦਾ ਚੈਕਅੱਪ ਕੀਤਾ ਤੇ ਮੌਕੇ 'ਤੇ ਹੀ ਮੁਫਤ ਦਵਾਈਆਂ ਦਿੱਤੀਆਂ ਗਈਆਂ। ਸਭ ਤੋਂ ਪਹਿਲਾਂ ਇਹ ਕੈਂਪ ਪਿੰਡ ਕੋਟਲੀ ਅਬਲੂ ਦੀ ਅਹਿਮਦੀਆਂ ਮਸਜਿਦ ਵਿੱਚ ਲਗਾਇਆ ਗਿਆ। ਜਿਸ ਦਾ ਉਦਘਾਟਨ ਮਜਲਿਸ ਅੰਨਸਾਰਉੱਲਾ ਦੇ ਨੁਮਾਇੰਦੇ ਅਤਾਉਲਮੋਮਿਨ ਰਾਸ਼ਿਦ ਸਾਹਬ ਤੇ ਸ਼ਾਇਦ ਨਸੀਰਉਦੀਨ ਸਾਹਬ ਨੇ ਦੁਆ ਕਰਕੇ ਕੀਤਾ। ਇਸ ਤੋਂ ਬਾਅਦ ਇਹ ਕੈਂਪ ਕੋਟਕਪੂਰਾ ਸ਼ਹਿਰ ਦੇ ਗੁਰੂਦੁਆਰਾ ਸ਼੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਾਹਿਬ ਵਿੱਚ ਲਗਾਇਆ ਗਿਆ, ਜਿਸ ਵਿੱਚ ਲਗਭਗ ਇੱਕ ਸੌ ਤੋਂ ਉੱਪਰ ਲੋਕਾਂ ਨੇ ਫਾਇਦਾ ਉਠਾਇਆ। ਇਸ ਕੈਂਪ 'ਚ ਮੌਕੇ 'ਤੇ ਮੌਜੂਦ ਮੁਹੰਮਦ ਅਮੀਨ ਜ਼ਿਲ੍ਹਾ ਇੰਚਾਰਜ ਬਠਿੰਡਾ, ਮੁਹੰਮਦ ਇਕਬਾਲ ਜ਼ਿਲ੍ਹਾ ਅਮੀਰ ਫਰੀਦਕੋਟ, ਮੁਬਾਰਕ ਸ਼ਾਮ ਜ਼ਿਲ੍ਹਾ ਕਾਇਦ ਖ਼ੁਦਾਮ, ਚੌਧਰੀ ਮਹਿਮੂਦ, ਮੁਹੰਮਦ ਸ਼ੌਕਤ, ਇਰਫਾਨ ਅਹਿਮਦ ਕਾਇਦ ਜਮਾਤ ਖ਼ੁਦਾਮ, ਰਾਇਜ਼ ਅਹਿਮਦ, ਅਬਦੁੱਲ ਕਜੂਬ, ਅਰਫਾਨ ਖਾਨ ਕਾਇਦ ਜਮਾਤ ਅਬਲੂ, ਅਜਾਦ ਖਾਨ ਕਾਇਦ ਜਮਾਤ ਕੋਟਕਪੂਰਾ ਮੌਜੂਦ ਸਨ।

ਫਰੀਦਕੋਟ : ਹੋਮਿਓਪੈਥੀ ਕੈਂਪ ਦੌਰਾਨ ਆਗੂ ਤੇ ਆਹੁਦੇਦਾਰ।

جہاں ایک سو ایک (101) غیر مسلم مریضوں نے استفادہ کیا۔ اس سے مقامی لوگ بہت متاثر ہوئے۔ الحمدللہ۔ گوردوارہ کے انتظامیہ نے اس میڈیکل کیمپ کیلئے ہمیں جگہ مہیا فرما کر بہت مخلصانہ تعاون پیش کیا۔ فجز اھم اللہ تعالیٰ

دونوں میڈیکل کیمپ کی خبریں sachkahoon.com اخبار میں مع تصویر شائع ہوئیں۔ جس سے ہزاروں لوگوں تک جماعتی خدمات کا پیغام پہنچا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے اور اس کے احسن نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(خالد احمد الہ دین، قائد ایثار و خدمت مجلس انصاراللہ بھارت)

سالانہ اجتماع انصاراللہ مانسہ و سنگرور:

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مؤرخہ 13 ستمبر 2024ء کو بروز جمعۃ المبارک ضلع مانسہ و نگرور (صوبہ پنجاب) کا سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بمقام بریٹہ منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت منعقد ہوا۔ حسب روایت مکرم محمد نصراللہ صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ جبکہ مکرم صدر اجلاس نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ بعدۂ مکرم تیج خان صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرم بشیر احمد صاحب نے پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی اور تلاوت قرآن کریم کی اہمیت پر پہلی تقریر کی۔ بعدۂ مکرم صدر اجلاس نے مجلس انصاراللہ کے اغراض ومقاصد بیان کر کے اجتماع دعا کروائی۔ جس سے افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدۂ علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ پھر نماز جمعہ وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔ انصار دوپہر کا طعام تناول فرمانے کے بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)

c/o Abdul Qadeer Khan

”کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔“ (حضرت مسیح موعودؑ۔ سناتن دھرم: صفحہ 4)

شام 5 بجے زیر صدارت مکرم عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ مکرم محمد خان صاحب نے پیش کی۔ عہد، نظم کے بعد مکرم صدر اجلاس نے انصار کو پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی، قرآن کریم کی تلاوت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی نصیحت کرنے کے بعد تقریب تقسیم انعامات کا آغاز ہوا۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعدۂ اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔ اس اجتماع میں دونوں اضلاع کی مجالس سے کثیر تعداد میں انصار حاضر ہوئے۔ الحمدللہ

(ستپال احمد، ناظم ضلع انصاراللہ مانسہ وسنگرور)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ گدگ:

مؤرخہ 15 ستمبر 2024ء کو مجلس انصاراللہ ضلع گدگ کا سالانہ اجتماع بمقام یلوتی میں اپنی شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہوا۔ انصار کو سب سے پہلے صبح کا ناشتہ کروایا گیا۔ اس کے بعد مکرم محمد رشید صاحب مبلغ انچارج نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے ساتھ ہی ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ رسہ کشی، میوزیکل چیر اور Lemon Spoon کے دلچسپ مقابلہ جات میں انصار

نے بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا ہے۔

اس کے بعد مکرم رجیح السلام صاحب مربی سلسلہ وٹلا پور نے تلاوتِ قرآن کریم پیش کی۔ بعدۂ خاکسار ناظم مجلس انصاراللہ ضلع گدگ نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ بعدازاں مکرم فرحاد احمد صاحب نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ پھر علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم، اذان، تقاریر اور مسنون دعاؤں کے مقابلے کروائے گئے۔ حاضر انصار کے مابین اچھا معیاری مقابلہ ہوا۔ نماز ظہر وعصر جمع کرکے ادا کرنے کے بعد تمام حاضر انصار نے دوپہر کا طعام تناول فرمایا۔

ٹھیک چار بجے سہ پہر مکرم اکبر شاہ نداف صاحب امیر ضلع گدگ کی صدارت میں اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر مکرم پیر نداف صاحب سابق امیر ضلع گدگ، مکرم محمد رشید صاحب

’’مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

مبلغ انچارج ضلع گدگ، مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ یلوتی بطور مہمان خصوصی اسٹیج پر رونق افروز تھے۔ تلاوت قرآن مجید، عہد انصاراللہ اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمد رشید صاحب مبلغ انچارج ضلع گدگ نے مجلس انصاراللہ کے اغراض ومقاصد بیان کر کے انصار کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا کر خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ بعدہٗ خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ اس کے بعد پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے اور آخر پر صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی جس سے اجتماع بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔ ضلع گدگ کی 9 مجالس سے انصار بزرگان حاضر ہوئے۔ الحمدللہ۔

(نعیم احمد شریف، ناظم مجلس انصاراللہ ضلع گدگ، کرناٹک)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھاگلپور:

مؤرخہ 8 ستمبر 2024ء کو بروز اتوار سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع بھاگلپور، مونگیر اور بانکا منعقد ہوا۔ جس میں حسن قرأت، نظم خوانی، تقاریر، مشاہدہ ومعائنہ، پیغام رسانی اور کوئز کے علمی مقابلہ جات کے بعد دلچسپ ورزشی مقابلہ جات میں انصار نے حصہ لیا۔ افتتاحی واختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ونمائندہ مجلس انصاراللہ بھارت منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر انور حسین صاحب امیر ضلع نے خطاب فرمایا، خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدر اجلاس نے مختصر نصائح بیان فرمائیں۔ تقسیم انعامات کے بعد اجتماعی دعا سے اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں کل (85) انصار حاضر ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احسن نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین (انوار اللہ فضل، ناظم انصاراللہ ضلع بھاگلپور)

درخواست دعا

مکرم سید اعجاز احمد آفتاب صاحب ممبر مجلس ادارت رسالہ انصار اللہ قادیان دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ قارئین رسالہ انصاراللہ سے مکرم موصوف کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

Ph:09419049823 Ph:09622584733

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیہ الصّلوٰۃ والسّلَام

طالبِ دُعا:: **DAR FRUIT COMPANY KULGAM**

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979